THU.19.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 269
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 19 رنومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 269
۰۸ رجمادی الآخر 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)



یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952



'آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا ضمانت پر رہنے دیں'

اعظم خان کے خلاف ای ڈی کی عرضی پر سپریم کورٹ کا تبصرہ



دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعظم خان کو الہ آباد ہائی کورٹ سے ملی عبوری ضمانت کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ ای ڈی نے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے فوری سماعت کا مطالبہ کیا ہے۔ ایجنسی نے گرفتاری کی وجوہات نہ بتائے جانے اور بدنیتی سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے پر سوال اٹھائے ہیں۔ ای ڈی کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) ایس وی راجو پیش ہوئے۔ ای ڈی نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا۔ ای ڈی نے سپریم کورٹ سے معاملے کی جلد سماعت کرنے اور تب تک جوں کی توں صورتحال برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا۔ اس دوران جسٹس جوائے مالیہ باگچی نے کہا کہ "آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا، انہیں عبوری ضمانت پر رہنے دیں۔" سپریم کورٹ نے اس معاملے کو کل یعنی جمعرات کے روز سماعت کے لیے فہرست بند کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ فی الحال اعظم خان کی عبوری ضمانت پر پابندی عائد نہیں ہوئی ہے۔ اب کل سپریم کورٹ میں کل ہونے والی سماعت کے دوران ای ڈی کی عرضی پر غور وفکر کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ اعظم خان کو منی لانڈرنگ معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ سے 17 نومبر کو عبوری ضمانت ملی تھی۔ ہائی کورٹ نے ان کی گرفتاری کے عمل پر سوالات اٹھائے تھے۔ اعظم خان کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی تھی کہ گرفتاری کے وقت ای ڈی نے انہیں تحریری طور پر گرفتاری کی وجہ نہیں بتائی تھی۔ ہائی کورٹ نے ابتدائی طور پر تسلیم کیا تھا کہ گرفتاری کے دوران آئین کی دفعہ 22(1) اور پی ایم ایل اے کی دفعہ 19 کے تحت ضروری قواعد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا۔ اسی بنیاد پر اعظم خان کو عبوری ضمانت دی گئی تھی۔ ای ڈی کا منی لانڈرنگ کا معاملہ رام پور کی مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی سے متعلق ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ یونیورسٹی کے لیے کسانوں کی زمین پر زبردستی قبضہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ سرکاری کاموں کے لیے ملنے والی رقم کا استعمال یونیورسٹی میں کرنے اور ٹھیکیداروں سے چندے کے نام پر ٹرسٹ کو رقم واپس دلوانے کا بھی الزام ہے۔ ای ڈی نے اس معاملے میں یونیورسٹی کی تقریباً 426.46 کروڑ روپے مالیت کی زمین اور عمارتیں ضبط کی ہیں۔

ہندوستان معاشی تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے

کولمبیا یونیورسٹی میں راہل گاندھی کا بیان



کولمبیا: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے منگل کو کولمبیا یونیورسٹی میں ایک خطاب میں کہا کہ ہندوستان معاشی تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ انہوں نے بڑے پیمانے پر بے روزگاری، ٹوٹی ہوئی مینوفیکچرنگ بنیاد اور تعلیمی نظام میں گہری جڑوں والے مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے، اور خبردار کیا کہ اگر ملک اپنے موجودہ معاشی راستے پر چلتا رہا تو اسے سنگین پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اپنے دو روزہ امریکی دورے کے دوران نیویارک میں کولمبیا یونیورسٹی میں طلبہ اور فیکلٹی ممبران سے فائر سائیڈ چیٹ میں خطاب کرتے ہوئے، کانگریس لیڈر نے کہا کہ "ہندوستان کا معاشی ماڈل تقریباً ایک دہائی پہلے نتائج دینا بند کر چکا ہے۔" انہوں نے ملک کے مینوفیکچرنگ شعبے کو بحال کرنے میں میک ان انڈیا اور اسٹارٹ اپ انڈیا جیسے حکومتی اقدامات کی تاثیر پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا "سیدھی بات یہ ہے کہ ہندوستان معاشی تباہی پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہی اس کی حقیقت ہے۔ کوئی اسے نظر انداز کر سکتا ہے؛ میڈیا اسے نظر انداز کر سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان کو بے روزگاری کا بڑا مسئلہ ہے۔ ہندوستان کو اپنے تعلیمی نظام کے ساتھ بڑا مسئلہ ہے۔" "ہندوستان کے نوجوانوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ بہت سے نوجوان، خاص طور پر وہ جو بھی تعلیم کے ساتھ متوسط طبقے کے خاندانوں سے ہیں، تیزی سے مایوس ہو رہے ہیں کیونکہ انہیں اپنے لیے کوئی مستقبل نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کہا، "ہم اس کا مطالعہ کر رہے ہیں، ہم اس پر غور کر رہے ہیں، اور وجہ بہت دلچسپ ہے، جو یہ ہے کہ اس کی اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنے لیے کوئی مستقبل نہیں دیکھتے۔" انہوں نے کیریئر کے انتخاب اور روزگار کے امکانات پر نوجوانوں اور ان کے والدین کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلے کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا، "تو وہ دراصل اپنے والدین سے جو کہہ رہے ہیں، اور ہم یہ والدین سے سن رہے ہیں، سو تم کامیاب نہیں ہو تمہارے پاس نوکری نہیں ہے، تم ہمیں یہ نہیں بتا سکتے کہ جو تم نے کیا وہ کرو کیونکہ یہ کام نہیں کرتا۔" راہل نے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے کاروبار اور زراعت ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور روزگار پیدا کرنے کے لیے اہم ہیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ مینوفیکچرنگ شعبے کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ صرف خدمات ملک کی بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو نوکریاں فراہم نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔" کانگریس لیڈر نے یہ الزام لگاتے ہوئے کہ صرف گنتی بھر بڑے کاروباری گروپ، جن میں گوتم اڈانی اور مکیش امبانی کے گروپ شامل ہیں، پھل پھول رہے ہیں جبکہ چھوٹے کاروبار جدوجہد کر رہے ہیں، ہندوستان میں نجی سرمایہ کاری کی کمی پر بھی سوال اٹھایا۔ ہندوستان میں نجی سرمایہ کاری کیوں نہیں ہے؟ ہندوستان میں صرف وہ لوگ جو کاروبار بڑھ رہے ہیں، انہیں اڈانی اور امبانی کیوں کہا جاتا ہے؟ نانا کو اڈانی کیوں لے رہے ہیں؟ راہل نے الزام لگایا کہ کانگریس پارٹی کی طرف سے بنایا گیا معاشی ڈھانچہ کمزور ہو گیا ہے یہ دلیل دیتے ہوئے کہ ہندوستان مضبوط مینوفیکچرنگ بنیاد کے بغیر پائیدار معاشی ترقی حاصل نہیں کر سکتا اور اسے دوبارہ تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا، "ہم مینوفیکچرنگ کے بغیر کامیابی سے زندہ نہیں رہ سکتے۔"

ایران کا امریکی فوجی اڈے کو نشانہ بنانے کا دعویٰ

تہران: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): ایرانی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے بدھ کی علی الصبح کویت میں واقع علی السالم ایئربیس پر امریکی فوجی ساز وسامان کو نشانہ بنایا۔ اس کے بعد کویت نے بھی ایک بیان جاری کر کے اس حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ ایرانی فوج کے مطابق، اس حملے میں امریکی پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام کے ساتھ ڈرون اور میزائل لانچ کرنے والے پلیٹ فارمز کو نشانہ بنانے کے لیے لڑاکا اور خودکش ڈرونز کا استعمال کیا گیا۔ مقامی میڈیا نے اس کی اطلاع دی ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق، فوج کے شعبہ تعلقات عامہ نے ایک بیان جاری کر کے حملے کی اطلاع دی۔ سرکاری ٹیلی ویژن آئی آر آئی بی پر بھی یہ بیان نشر کیا گیا۔ بتایا گیا کہ ایرانی ڈرونز نے کویت میں امریکی فوجی ساز وسامان کو نشانہ بنایا۔ بیان میں کہا گیا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کے لڑاکا اور خودکش ڈرونز نے بدھ کی صبح علی السالم ایئربیس پر موجود پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام اور ڈرون و میزائل لانچ کرنے والے پلیٹ فارمز پر حملہ کیا۔ علی السالم ایئربیس کو خطے میں امریکی فوجی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز قرار دیا گیا ہے۔ ایرانی فوج کے مطابق "یہ ایئربیس فوجی نقل وحمل کا ایک بڑا مرکز ہے اور مغربی ایشیا میں امریکی فوجی دستوں کی تعیناتی کے لیے ایک اہم دروازے کا کردار ادا کرتا ہے۔ امریکی فوج کی علاقائی فوجی اور لاجسٹک حکمت عملی میں بھی اسے اہم مقام حاصل ہے۔" اس حملے کے حوالے سے کویت کی وزارت خارجہ نے بھی بیان جاری کیا۔ اس میں امریکی فوجی اڈے کا ذکر نہیں کیا گیا، تاہم حملے کو بین الاقوامی ضوابط کی خلاف ورزی قرار دیا گیا۔ اسے کویت کی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی بتاتے ہوئے کہا گیا کہ یہ حملے ملک کی سلامتی اور استحکام کے لیے براہ راست خطرہ ہیں اور بین الاقوامی قانون کے اصولوں اور اقوام متحدہ کے منشور کی سنگین خلاف ورزی ہیں۔ بیان میں وزارت خارجہ نے پھر کہا، "ان حملوں کا جاری رہنا ایک خطرناک صورت حال پیدا کر رہا ہے، جو پورے خطے کی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ کشیدگی کم کرنے اور حالات معمول پر لانے کے لیے جاری سفارتی کوششوں کو بھی کمزور کرتا ہے۔"

"فارم۔۶ رمیں ہیر پھیر کرنے والے افسران جیل جائیں گے"

سماجوادی پارٹی کے بوتھ انچارج اور پی ڈی اے پہریدار پوری طرح بیدار ہیں: اکھلیش

لکھنؤ: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے ووٹر لسٹ میں نئے نام شامل کرنے کے معاملے میں بی جے پی پر سازش کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ فارم۔۶ کے ذریعے کسی بھی طرح کی گڑبڑی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ایس پی کی حکومت آنے پر اس میں شامل بدعنوان افسران کو جیل بھجوایا جائے گا۔ اکھلیش یادو نے اپنے ایک بیان میں الزام لگایا کہ بی جے پی یوپی میں اپنی ممکنہ شکست کو دیکھتے ہوئے خصوصی مہم چلا کر اے ایس ڈی (ابسینٹ، شفٹڈ، ڈیتھ اور ڈپلیکیٹ) یعنی غیر حاضر، دوسری جگہ منتقل، فوت شدہ یا دوہرے ناموں کی بنیاد پر فرضی ووٹروں کو شامل کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کے بوتھ انچارج، پی ڈی اے پہریدار، اعلان کردہ اور ممکنہ امیدواروں کے ساتھ ریاستی، ضلعی اور اسمبلی سطح کے عہدیدار، پارٹی کارکنان اور حامی ووٹر لسٹ میں شامل ہونے والے ہر نئے نام پر نظر رکھیں گے۔ پارٹی نے ایسا انتظام کیا ہے کہ عام شہری بھی اپنے پڑوس میں نئے شامل ہونے والے ووٹروں کے ناموں پر نظر رکھ سکیں۔ ایس پی صدر نے کہا کہ پارٹی ایک ایک نئے ووٹ کا حساب مانگے گی اور کسی بھی طرح کی بے ضابطگی سامنے آنے پر متعلقہ افسر کے خلاف ثبوتوں کے ساتھ ایف آئی آر درج کرائی جائے گی۔ انہوں نے افسران پر بی جے پی کے دباؤ میں غیر قانونی طریقے سے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ایسے معاملات میں قصورواروں کے خلاف محکمانہ کارروائی، برطرفی اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جمہوری عمل میں گڑبڑی کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا اور جیل بھیجا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقات میں غیر قانونی جائیداد کا پتہ چلنے پر اسے بھی قانون کے تحت ضبط کرایا جانا چاہیے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ فارم۔۶ کے ذریعے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کے عمل پر عوام اور پارٹی کارکنوں کی گہری نظر رہے گی۔ کسی بھی سطح پر بدعنوانی کے ثبوت ملنے پر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ 'بے آئین، بے ہندوستان' کے نعرے کے ساتھ انہوں نے عوام سے ووٹر لسٹ کی شفافیت برقرار رکھنے کیلئے چوکس رہنے کی اپیل کی۔

'ملک کے غداروں کا حساب ضرور ہوگا، یہ سزا سے بچنے والے نہیں: کانگریس

دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): 'ووٹ چوری' معاملہ پر پی ایم مودی اور الیکشن کمیشن کے خلاف کانگریس کا حملہ دن بہ دن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مختلف میڈیا اداروں کے ذریعہ مسلسل نئے انکشافات بھی ہو رہے ہیں، جس نے الیکشن کمیشن کو ایک طرح سے کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ تازہ انکشاف 'رپورٹرز کلیکٹیو' کی ایک رپورٹ میں ہوا ہے، جس نے چند روز پہلے ہی اپنی ایک رپورٹ سے الیکشن کمیشن کے 'طریقۂ کار' پر سوالیہ نشان لگا دیا تھا۔ تازہ انکشاف میں پتہ چلا ہے کہ الیکشن کمیشن کے پاس 2024 میں ہوئے لوک سبھا انتخاب کی کئی سیٹوں پر شام 5 بجے کے بعد ہوئی ووٹنگ کا ڈاٹا موجود نہیں ہے۔ اس معاملہ میں کانگریس نے تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ملک کے ان غداروں کا حساب ضرور ہوگا۔ یہ سزا سے بچنے والے نہیں ہیں۔" کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر 'رپورٹرز کلیکٹیو' کی تحقیقاتی رپورٹ کی سرخی کا اسکرین شاٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے "مودی۔الیکشن کمیشن کی 'ووٹ چوری' کا سیاہ کارنامہ۔ 'دی رپورٹرز کلیکٹیو' نے الیکشن کمیشن کے انٹرنل ریکارڈ کی جانچ کی تو پایا کہ 2024 میں ہوئے اسمبلی۔لوک سبھا انتخابات کی 200 سیٹوں پر شام 5 بجے کے بعد کتنی ووٹنگ ہوئی، الیکشن کمیشن کے پاس اس کا ڈاٹا ہی نہیں ہے۔" ساتھ ہی یہ بھی مطلع کیا کہ "ان میں مہاراشٹر کی 114 اسمبلی سیٹیں، جموں وکشمیر کی 44 سیٹیں اور ہریانہ کی 22 سیٹیں شامل ہیں۔" تحقیقاتی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس نے بتایا ہے کہ مہاراشٹر میں ایکناتھ شندے جس سیٹ سے فتحیاب ہوئے تھے، وہاں شام 5 بجے تک صرف 13.1 لاکھ ووٹ درج تھے، لیکن مجموعی طور پر وہاں 03.2 لاکھ ووٹ پڑے۔ یعنی آخری گھنٹہ میں تقریباً 90 ہزار ووٹ ڈالے گئے۔ گویا کہ 366 بوتھوں پر ہر ایک منٹ میں اوسطاً 4 ووٹ ڈالے گئے، جو کہ معمول کے ووٹنگ عمل سے ناممکن ہے۔ الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کانگریس نے کہا کہ "یاد رہے، جب اپوزیشن پارٹیوں نے شام 5 بجے کے بعد ہونے والی ووٹنگ میں اچانک اضافہ کی شکایت کی تھی تو الیکشن کمیشن نے اس سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن رپورٹ بتاتی ہے کہ الیکشن کمیشن کے پاس یہ ڈاٹا تھا ہی نہیں۔" کانگریس حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے سوال کرتی ہے کہ "الیکشن کمیشن نے وہ دعوے خارج کیسے کر دیے، جن کا جواب انہیں خود معلوم نہیں تھا؟" ساتھ ہی تلخ انداز میں کانگریس نے الزام عائد کیا کہ "الیکشن کمیشن نے یہ ووٹ چوری مودی کے اشارے پر کی، جو ملک کے ساتھ غداری ہے۔ ان غداروں کا حساب ضرور ہوگا، یہ سزا سے بچنے والے نہیں ہیں۔"

امریکہ سے ڈی پورٹ خالصتان حامی گرفتار، این آئی اے کی کارروائی

نئی دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے جمعرات کے روز دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل (آئی جی آئی) ہوائی اڈے پر خالصتان زندہ باد فورس (کے زیڈ ایف) کے ایک حامی کو گرفتار کر لیا۔ ملزم کو امریکہ سے ڈی پورٹ کیے جانے کے بعد حراست میں لیا گیا۔ این آئی اے کے مطابق ملزم کی شناخت سریندر سنگھ عرف ٹھکریوال کے طور پر ہوئی ہے۔ اسے امریکی حکام نے حراست میں لیا تھا اور امریکی حکومت کے ساتھ رابطہ کاری کے ذریعے بھارت واپس بھیجا گیا۔ ٹھکریوال کو ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ (ڈی ایف سی سی آئی ایل) کی ریلوے لائن پر دھماکے کے معاملے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ دھماکہ رواں سال 27 اپریل کو شمبھو اور راج پورہ ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان کلومیٹر نمبر 1174-5 پر کیا گیا تھا۔ این آئی اے کے مطابق دھماکے کا مقصد خالصتان زندہ باد فورس کی دہشت گردانہ سرگرمیوں کو آگے بڑھانا، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانا اور پنجاب میں امن وامان کی صورت حال کو غیر مستحکم کرنا تھا۔ تحقیقات کے دوران ایجنسی کو معلوم ہوا کہ راج پورہ۔شمبھو ریلوے ٹریک پر دھماکے کے بعد ٹھکریوال نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر ایک ویڈیو پوسٹ کی تھی، جس میں اس واقعے کی حمایت اور تعریف کی گئی تھی۔ این آئی اے کے مطابق ویڈیو میں ٹھکریوال نے اس مجرمانہ سازش میں ملوث ملزمان کی بھی حمایت کی تھی، جن میں جگروپ سنگھ بھی شامل تھا، جو دھماکے کو انجام دیتے ہوئے ہلاک ہو گیا تھا۔ ایجنسی نے بتایا کہ ٹھکریوال نے کالعدم دہشت گرد تنظیم خالصتان زندہ باد فورس کو "قومی تنظیم" قرار دیا تھا اور نامزد دہشت گرد رنجیت سنگھ عرف نیتا کو "قوم کا جنرل" کہا تھا۔ این آئی اے نے تحقیقات کے دوران ملزم کے خلاف لک آؤٹ سرکلر (ایل او سی) بھی جاری کیا تھا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں اس کے خلاف متعدد فوجداری مقدمات بھی درج ہیں۔ اس گرفتاری کے ساتھ ہی راج پورہ۔شمبھو دھماکہ کیس میں این آئی اے کی جانب سے گرفتار کیے گئے ملزمان کی تعداد آٹھ ہو گئی ہے۔ ایجنسی کے مطابق اس وسیع تر سازش کی تحقیقات جاری ہیں۔

نیٹ۔یوجی پیپر لیک معاملہ: عدالت نے 14 ملزمین کے خلاف الزامات طے کرنے کی دی ہدایت

دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): نیٹ۔یوجی 2026 'پیپر لیک' معاملہ میں راؤز ایونیو کورٹ کی خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت نے بدھ کو ملزمین کے خلاف الزامات طے کر دیے ہیں۔ عدالت نے تمام 14 ملزمین کے خلاف سی بی آئی کی جانب سے عائد کی گئی دفعات کے تحت الزامات طے کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ کاپی رائٹ ایکٹ کی دفعہ 63 کے تحت بھی الزامات طے کیے گئے ہیں۔ فاسٹ ٹریک عدالت نے یش یادو، مانگی لال بیوال، دنیش بیوال، وکاس بیوال، شبھم خیرنار، دھننجے لوکھنڈے، پرہلاد کلکرنی، منیشا ہرشد کمار، ڈاکٹر منوج شیروے، شیوراج رگھوناتھ موٹیگاؤں کر، منیشا واگھمارے، منیشا مندھارے اور منیشا سنجے حولدار کے خلاف الزامات طے کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے تمام ملزمین کو 21 نومبر کو عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی ہے۔ 21 نومبر کو عدالت ملزمین کے خلاف باضابطہ طور پر الزامات طے کرے گی۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس معاملے میں 25 نومبر سے روزانہ کی بنیاد پر سماعت شروع کی جائے گی۔ سی بی آئی نے نیٹ۔یوجی پیپر لیک معاملے میں 20 ہزار صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی ہے۔ سی بی آئی نے نیٹ۔یوجی پیپر لیک معاملے میں اپنی پہلی چارج شیٹ جولائی میں داخل کی تھی۔ راؤز ایونیو کورٹ کی خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت نے 12 اگست کو سی بی آئی کی چارج شیٹ کا نوٹس لیا تھا۔ سی بی آئی نے چارج شیٹ میں کہا ہے کہ 3 موضوعات کے ماہرین نے دہلی میں این ٹی اے کے دفتر سے نیٹ امتحان کے سوالات کو الگ الگ طریقوں سے باہر نکالا تھا۔ ملزمین ایسا اس لیے کر سکے کیونکہ خفیہ شعبہ سے باہر نکلتے وقت ان کی تلاشی نہیں لی گئی تھی۔ سی بی آئی نے چارج شیٹ میں کہا ہے کہ این ٹی اے کے خفیہ شعبہ میں داخل ہونے اور وہاں سے باہر نکلنے کے دوران ماہرین کی جانچ یا تلاشی لینے کا کوئی طریقہ رائج نہیں تھا۔ این ٹی اے میں سی سی ٹی وی کی لائیو فوٹیج پر نظر رکھنے کے لیے کوئی مخصوص نگرانی کنٹرول روم بھی موجود نہیں تھا، جس کے نتیجے میں خفیہ ہال میں ماہرین کی سرگرمیاں کسی کی نظر میں نہیں آسکیں۔ سی بی آئی نے چارج شیٹ میں کہا ہے کہ ایک ملزم نے سوالات کو کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر چھپا لیا، جبکہ 2 دیگر ملزمین نے سوالات یاد کر لیے اور اپنے ہوٹل کے کمروں میں واپس جا کر یا تو انہیں لکھ لیا یا پھر نصابی کتابوں میں متعلقہ مضامین پر نشان لگا دیے۔ چارج شیٹ کے مطابق تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ماہرین کو ترجمہ اور دوبارہ ترجمہ کرنے کے دوران ابتدائی کام کے لیے خفیہ شعبہ کے اندر سادہ کاغذ کی شیٹس فراہم کی گئی تھیں۔ ملزم پی وی کلکرنی نے ان شیٹس کا استعمال کرتے ہوئے کیمسٹری کے تمام 135 سوالات اور ان کے جوابی متبادل مختصراً نوٹ کر لیے تھے۔ سی بی آئی کے مطابق تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ بائیولوجی (باٹنی اور زولوجی) کی دستاویز بھی دبھاڑے نے 20 اور 21 اپریل 2026 کو سبھاجی دیشمکھ اور دیا شدے کے نوٹس کی فوٹو کاپیوں سے ٹائپ کی تھی۔ یہ نوٹس منیشا سنجے واگھمارے نے دھننجے لوکھنڈے کے ذریعہ ستیہ جیت سونکی اور تیجس دبھاڑے کو فراہم کیے تھے۔

بنگلہ دیش میں گارمنٹ مزدوروں کا احتجاج

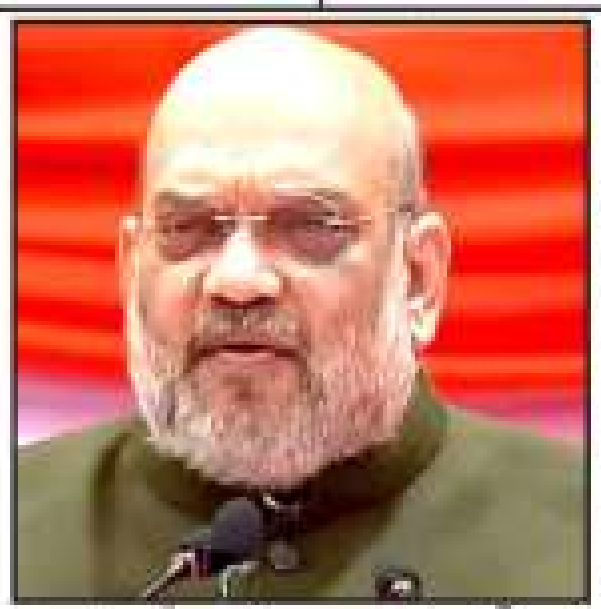
ڈھاکہ: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): بنگلہ دیش کے شہر غازی پور میں گارمنٹ فیکٹریوں کے مزدوروں کا احتجاج بدھ کو بھی جاری رہا۔ مظاہرین نے ایک بار پھر ڈھاکہ۔میمن سنگھ شاہراہ کو جام کر دیا، جس کے باعث ٹریفک کی آمد ورفت مکمل طور پر متاثر ہوئی۔ احتجاج کے پیش نظر درجنوں فیکٹریاں غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دی گئی ہیں۔ مقامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق، غازی پور شہر کے چھاپادانہ علاقے میں واقع متعدد گارمنٹ فیکٹریوں کے مزدور بدھ کی صبح تقریباً 9 بج کر 45 منٹ پر چھاپادانہ اور ہری کین کے قریب شاہراہ پر جمع ہو گئے اور اسے بند کر دیا۔ اس کے نتیجے میں سڑک پر ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا اور مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بنگلہ دیشی اخبار 'ڈھاکہ ٹریبیون' کے مطابق، باگھیر بازار میں واقع گولڈن ریفٹ گارمنٹس، سری پور کے نوتن بازار علاقے میں ایس ایم ٹی ویئر اور بھوانی پور میں فلکیرا اگارمنٹس کے مزدوروں نے کام بند کر دیا۔ ان فیکٹریوں کے ملازمین اپنے اپنے کارخانوں کے اندر پرامن طریقے سے دھرنے پر بیٹھے رہے۔ اس کے علاوہ کوناباری کی دو دیگر گارمنٹ فیکٹریوں کے مزدوروں نے بھی احتجاج کیا۔ غازی پور صنعتی علاقے کے پولیس سپرنٹنڈنٹ امجد حسین نے بتایا کہ حالات کو قابو میں لانے کی کوششیں جاری ہیں۔ ان کے مطابق منگل کو موصول ہونے والی رپورٹ کے تحت 10 فیکٹریوں نے بدھ کے روز تعطیل کا اعلان کیا تھا، جب کہ 39 فیکٹریاں غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ منگل کو بھی غازی پور کے متعدد علاقوں میں مزدوروں نے احتجاج کیا تھا۔ ان علاقوں میں چاندنا چوراستہ، جارون، ناؤجور، چھاپادانہ، کوناباری، کاشیم پور، بھوگرا اور آپا شامل ہیں۔ اس دوران مظاہرین اور سکیورٹی اہلکاروں کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ مظاہرین نے اینٹ اور پتھراؤ کیا، جب کہ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغنے اور ساؤنڈ گرینیڈ استعمال کیے۔ ان واقعات میں پولیس اہلکاروں، گارمنٹ مزدوروں اور صحافیوں سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ حالات مزید خراب ہونے سے روکنے کے لیے حکام نے منگل کو غازی پور کی 70 فیکٹریاں بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس سے قبل پیر کو بھی کوناباری علاقے میں اے بی ایم فیشن اور جمیو نامی دو گارمنٹ فیکٹریوں کے مزدوروں نے اپنے کام کی جگہوں کے باہر جمع ہو کر احتجاج کیا تھا۔

"آخر کب تک مہنگائی کا بوجھ برداشت کریں گے لوگ؟": ملکارجن کھڑگے



نئی دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بدھ کو بڑھتی ہوئی مہنگائی کے معاملے پر مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ عوام کو معاشی بدانتظامی کی قیمت چکانی پڑ رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر لوگ کب تک مہنگائی کا بوجھ برداشت کرتے رہیں گے؟ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کھڑگے نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے 12 سال بعد عام آدمی کے لیے گھر چلانا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں وزیر اعظم نے مہنگائی کم کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن 2026 میں صورت حال یہ ہے کہ عام آدمی کی تھالی سکڑ رہی ہے اور جیبیں خالی ہوتی جا رہی ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے ضروری اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں اضافے کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آٹے کی قیمت 21 روپے سے بڑھ کر 69 روپے، ارہر دال 75 روپے سے 180 روپے، سرسوں کا تیل 102 روپے سے 263 روپے، دودھ 36 روپے سے 85 روپے اور چاول 29 روپے سے 71 روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کے 12 سال میں مہنگائی نے عوام پر شدید بوجھ ڈال دیا ہے اور لوگ بے بسی کی حالت میں ہیں۔ ان کے مطابق 2014 میں مہنگائی کم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن 2026 میں عوام کی جیبوں پر بوجھ بڑھتا جا رہا ہے۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ اکتوبر میں خوردنی مہنگائی 8.94 فیصد اور تھوک مہنگائی 12.29 فیصد رہی۔ انہوں نے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 61 فیصد خاندانوں کے ماہانہ ضروری اخراجات گزشتہ سال کے مقابلے 20 فیصد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں، جب کہ 74 فیصد لوگوں کو غیر ضروری اخراجات میں کٹوتی کرنی پڑ رہی ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی ترقی کا پیمانہ تقریروں کی طوالت نہیں بلکہ عام آدمی کی تھالی میں موجود کھانا اور اس کی جیب میں بچنے والی رقم ہے۔ کانگریس اس سال مسلسل مہنگائی کے معاملے پر مرکزی حکومت کو نشانہ بناتی رہی ہے۔ اس سے قبل کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے بھی بڑھتی ہوئی مہنگائی پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے قیمتوں پر قابو پانے کے اقدامات سے متعلق وائٹ پیپر جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

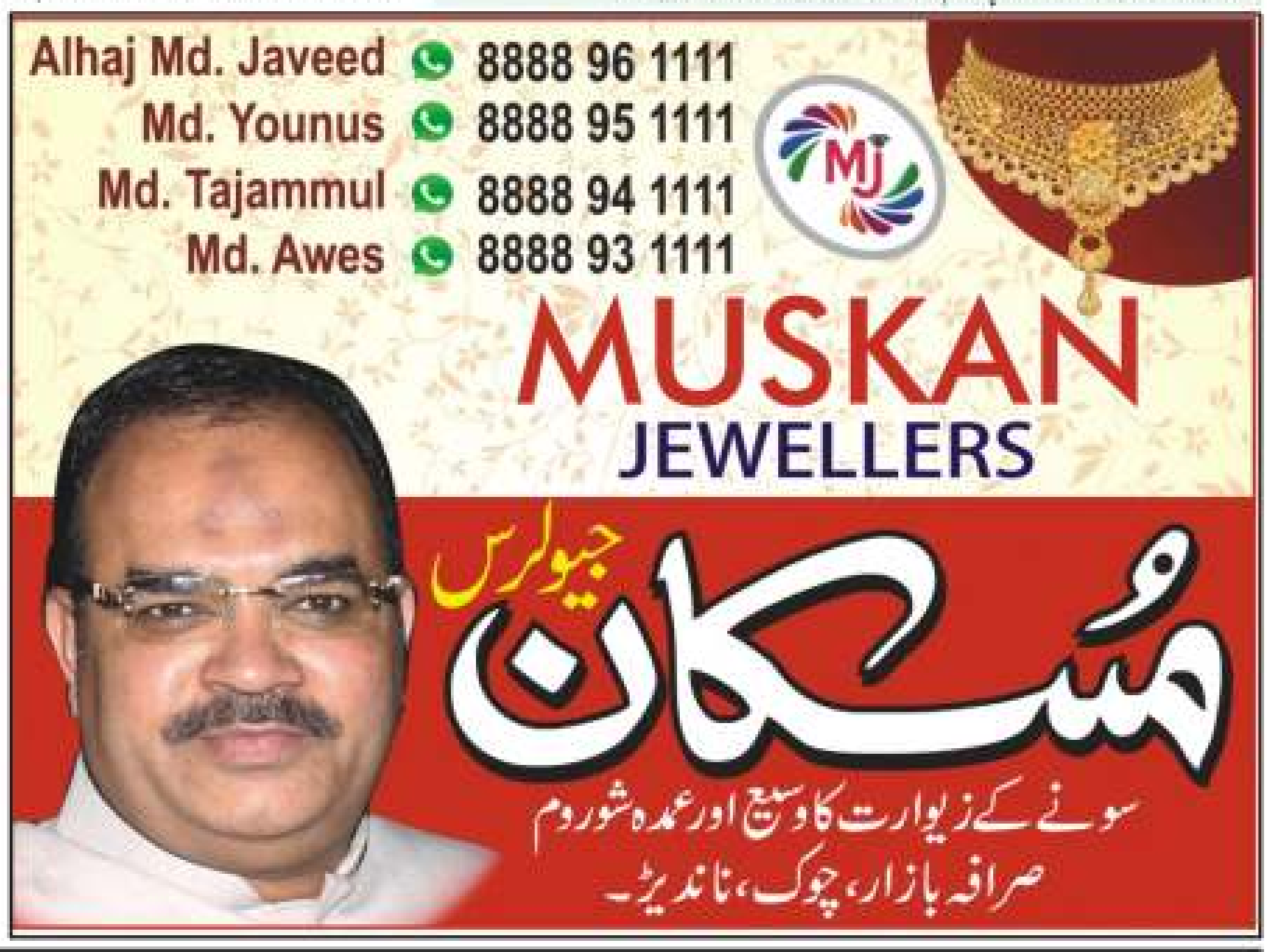
لشکر طیبہ کا آخری مقامی سرگرم جنگجو بھی ہلاک ہوگیا: امیت شاہ



نئی دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بدھ کے روز جموں وکشمیر کے ضلع کولگام میں لشکر طیبہ کے کمانڈر لطیف بھٹ کو ہلاک کرنے کے لیے کیے گئے مشترکہ آپریشن پر جموں وکشمیر پولیس، بھارتی فوج، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) اور خفیہ ایجنسیوں کی مربوط کوششوں کو سراہا ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں وزیر داخلہ نے کہا "قوم جموں وکشمیر پولیس، فوج، سی آر پی ایف کے بہادر جوانوں اور خفیہ ایجنسیوں کو سلام پیش کرتی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ مربوط کارروائی کے نتیجے میں وادی کشمیر میں لشکر طیبہ کا آخری معلوم مقامی سرگرم جنگجو لطیف بھٹ ہلاک کر دیا گیا ہے۔ امیت شاہ نے اپنے پیغام میں کہا "جموں وکشمیر پولیس، بھارتی فوج، سی آر پی ایف اور خفیہ ایجنسیوں کی مشترکہ کوششوں سے آج علی الصبح کولگام میں ایک آپریشن کے دوران وادی میں لشکر طیبہ کے آخری معلوم سرگرم مقامی دہشت گرد لطیف بھٹ کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کا ایک ساتھی عمر نثار بھی اس سے ایک روز قبل کولگام میں مارا گیا تھا۔ اس پورے آپریشن میں مختلف اداروں کے درمیان انتہائی اعلیٰ سطح کا تال میل دیکھنے میں آیا۔" پولیس ذرائع کے مطابق لشکر طیبہ کا کمانڈر لطیف بھٹ بدھ کے روز کولگام ضلع میں سکیورٹی فورسز کے ساتھ ایک جھڑپ میں مارا گیا۔ آپریشن کے دوران لطیف بھٹ ایک مسجد کے اندر محصور ہو گیا تھا۔ سکیورٹی فورسز نے اسے متعدد مرتبہ خود سپردگی کرنے کی اپیل کی، تاہم اس نے انکار کر دیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق کارروائی کے دوران مسجد کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ کشمیر زون پولیس کے مطابق جھڑپ کے مقام سے ہلاک ہونے والے جنگجو کی لاش کے ساتھ ایک ہتھیار بھی برآمد کیا گیا ہے۔ کشمیر زون پولیس نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ مشترکہ آپریشن کے دوران ہلاک ہونے والے جنگجو کی شناخت محمد لطیف بھٹ ساکن خریوان، کولگام کے طور پر ہوئی ہے۔ دریں اثنا پولیس نے منگل کے روز بتایا تھا کہ پیر کو سکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپ میں مارا جانے والا عمر نثار ڈار، 10 نومبر کو لشکر طیبہ کے کمانڈر لطیف بھٹ کے ساتھ مختلف مقامات کی ریکی کر چکا تھا۔ یہ ریکی سی آر پی ایف اہلکاروں پر حملے سے قبل کی گئی تھی۔ جموں وکشمیر پولیس کی جانب سے جاری سی سی ٹی وی فوٹیج کے مطابق ملزمان نے میر بار، اکھرن، ہبلیش اور کیلم کے علاقوں میں مختلف مقامات کی ریکی کی تھی تاکہ اہداف کی نشاندہی اور سکیورٹی فورسز پر حملوں کی منصوبہ بندی کی جا سکے۔

'ملک میں 40 فیصد آلودگی کے لیے میں ذمہ دار'، مرکزی وزیر نتن گڈکری کا اعتراف

دہلی: ۱۸ رنومبر (ایجنسی): ہندوستان میں آلودگی تشویشناک حد تک بڑھی ہوئی ہے۔ کبھی کبھی حالات کچھ بہتر ہوتے ہیں، لیکن دہلی، ممبئی، بنگلورو جیسے بڑے شہروں میں خاص طور سے ہوا اکثر انتہائی زہریلی ہی رہتی ہے۔ آلودگی بڑھنے کی ایک بڑی وجہ سڑکوں پر چلنے والی گاڑیوں کی بڑھتی تعداد ہے۔ اس بارے میں مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے دہلی میں منعقدہ 14ویں سی آئی آئی بایو انرجی سمٹ میں خصوصی ذکر کیا اور موجودہ حالات کے لیے خود کو ذمہ دار بھی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ "میں وزیر ٹرانسپورٹ ہوں، میں خود ہندوستان میں 40 فیصد فضائی آلودگی کا ذمہ دار ہوں۔" اپنے خطاب میں نتن گڈکری نے پٹرول اور ڈیزل کے متبادل ایندھن پر اپنی رائے بھی پیش کی۔ انہوں نے ایتھنول، میتھانول، بایو ڈیزل اور ہائیڈروجن کو دوسرے متبادل ایندھن کے طور پر شمار کیا۔ انہوں نے بڑھتی آلودگی کو گاڑیوں کی بڑھتی تعداد سے جوڑتے ہوئے ملک کی 40 فیصد فضائی آلودگی کے لیے خود کو ذمہ دار بتایا۔ اس کے بعد گفتگو کا رخ پٹرول اور ڈیزل کے متبادل کی طرف موڑتے ہوئے کہا کہ ایتھنول، میتھانول، بایو ڈیزل اور ہائیڈروجن ایسے ایندھن ہیں، جنہیں پٹرول اور ڈیزل کے متبادل کے طور پر کام کیا جا سکتا ہے۔ گڈکری نے پٹرول اور ڈیزل پر انحصار کم کرنے کے لیے دوسرے متبادل ایندھن کی ضرورت بتائی اور کہا کہ ایتھنول، میتھانول، بایو ڈیزل اور ہائیڈروجن جیسے متبادل ایندھن کے استعمال سے روایتی ایندھن پر انحصار کم کرنے کی سمت میں کام کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ایتھنول سے ہوائی جہاز کا ایندھن تیار کرنے کے امکان کا بھی ذکر کیا۔ اس کے علاوہ کاربن ڈائی آکسائیڈ سے یوریا بنانے اور ڈی ایم ای کے استعمال سے ایل پی جی کی درآمد کم کرنے کی بات بھی کی۔ علاوہ ازیں اجلاس میں گڈکری نے گوبر دھن پلانٹ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں ایسے 3000 پلانٹ قائم ہونے والے ہیں۔ ایتھنول ملے پٹرول سے متعلق جاری تنازعہ پر بھی گڈکری نے اپنی رائے پیش کی۔ ان کا الزام ہے کہ 2 سے 3 ماہ پہلے ایتھنول ملے پٹرول کو گاڑیوں کے لیے نقصان دہ بتانے کی خاطر پیسے دے کر مہم چلائی گئی تھی۔ اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "کسی کی گاڑی خراب نہیں ہو رہی ہے۔ گاڑی اب ٹھیک ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے تیل درآمد کرنے والی لابی پر ایتھنول کی آمیزش کی مخالفت کرنے کا الزام لگایا۔ ان کے مطابق اس مخالفت کے پیچھے تیل کی درآمد سے وابستہ مفادات کام کر رہے ہیں۔





روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
19 Nov. 2026



یمن میں حوثی جنگجوؤں کی عدن کی جانب پیش قدمی اور سعودی حمایت یافتہ فوج کی پسپائی سے جڑے خدشات

فرینک گارڈنر



ایران کے حمایت یافتہ حوثی جنگجوؤں نے بحیرۂ احمر کے ساحلی علاقے میں پیش قدمی کرتے ہوئے یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت کی فوج کو وہاں سے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے تاکہ وہ اپنی عبوری دارالحکومت عدن کا دفاع کر سکے۔ حوثی جنگجوؤں نے سنہ 2014 میں یمن کے بڑے حصے پر قبضہ کیا تھا۔ حوثی جنگجوؤں کی یہ پیش قدمی یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت، اس کے سعودی اتحادیوں اور اس کے نتیجے میں دنیا کے بیشتر حصوں کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ یمن جزیرہ نمائے عرب کے انتہائی جنوب مغربی حصے میں واقع ایک پہاڑی، غریب اور قبائلی معاشرے کا حامل ملک ہے، جہاں اسلحے کی بھی بڑی تعداد موجود ہے۔ اس ملک کے دو ساحل ہیں۔ ایک بحرِ ہند کی جانب ہے، جہاں کبھی ایک خوشحال تجارتی بندرگاہ عدن واقع ہے، جبکہ دوسرا بحیرۂ احمر کی طرف ہے۔ اسی ساحل کے قریب اس سمندر کے جنوبی دہانے پر ایک اہم اور تنگ بحری گزرگاہ واقع ہے جسے باب المندب کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس کا مطلب آنسوؤں کا دروازہ ہے۔ اس آبنائے پر کنٹرول رکھنے والا فریق بحیرۂ روم اور بحیرۂ احمر سے بحرِ ہند کی طرف آنے جانے والے بحری جہازوں کی آمدورفت کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ معمول کے حالات میں دنیا کی تقریباً 12 فیصد تجارت اس راستے سے ہوتی ہے اور روزانہ 70 سے 150 کے درمیان بحری جہاز یہاں سے گزرتے ہیں۔ لیکن اب صورتحال بدل چکی ہے۔ اگرچہ حوثی جنگجو کہتے ہیں کہ وہ بحری جہازوں کی آمدورفت کے لیے خطرہ نہیں ہیں، تاہم وہ اس وقت سعودی عرب کے ساتھ جنگ میں ہیں۔ اس لیے سعودی عرب کے لیے اپنے تیل بردار جہازوں کو حوثیوں کے زیرِ کنٹرول ساحلی علاقے کے قریب سے گزارنا انتہائی خطرناک ہو گیا ہے۔ سعودی عرب نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے متبادل منصوبہ بنایا۔ ایران کے خطرناک ساحل کے قریب سے تیل بردار جہاز گزارنے کے بجائے، جہاں ایران کے پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے ڈرون حملوں یا سمندر میں بارودی سرنگیں بچھائے جانے کا خطرہ تھا، سعودی عرب نے اپنی مشرق مغرب پائپ لائن کے ذریعے خشکی کے راستے تیل بحیرۂ احمر پر واقع بندرگاہ ینبع تک پہنچانا شروع کر دیا، جہاں سے اسے برآمد کیا جاتا ہے۔ یہ منصوبہ کچھ عرصے تک کامیاب رہا۔ لیکن جولائی میں سعودی عرب اور حوثی جنگجوؤں کے درمیان قائم عارضی جنگ بندی ختم ہوگئی۔ اس کے بعد اس پائپ لائن کو ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا گیا اور حوثی جنگجوؤں نے سعودی عرب کے مختلف علاقوں میں اہداف پر میزائل اور ڈرون حملے شروع کر دیے۔ زمینی محاذ پر حوثی جنگجوؤں نے پیش قدمی کرتے ہوئے بحیرۂ احمر کے ساحل کے ساتھ تیزی سے جنوب کی جانب پیش قدمی کی، جس کے نتیجے میں یمنی فوج کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ حکومت کی جانب سے جوابی کارروائی بھی بظاہر ناکام ہوگئی ہے اور اطلاعات ہیں کہ حوثی جنگجو اب باب المندب اور اس کے قریب واقع سمندری جزیروں پر مکمل کنٹرول رکھتے ہیں۔

نکولس ہوپٹن جو یمن اور ایران میں برطانیہ کے سابق سفیر رہ چکے ہیں اور اب برطانیہ میں قائم مڈل ایسٹ ایسوسی ایشن کے ڈائریکٹر جنرل ہیں، کہتے ہیں کہ یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت نے دوسرے علاقوں سے فوجیں واپس بلا کر عدن کے دفاع کو ترجیح دی ہے۔ ان کے مطابق اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سعودی عرب کی حمایت یافتہ یمنی حکومت کے لیے جنگ اچھی نہیں جا رہی اور باقی دنیا کو بھی اس صورتحال پر تشویش ہونی چاہیے۔ انھوں نے خبردار کیا کہ اگر تقریباً 12 لاکھ 50 ہزار آبادی والا شہر عدن حوثی جنگجوؤں کے قبضے میں چلا گیا تو اس سے خطے کا بحران مزید شدت اختیار کرسکتا ہے اور عالمی معیشت مزید عدم استحکام کا شکار ہو سکتی ہے۔ ان کے مطابق اس صورتحال کی ایک بڑی وجہ امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ ہے۔ تاہم امریکہ میں قائم رسک ایڈوائزری فرم 'باشا رپورٹ' کے بانی اور یمنی شہری محمد الباشا کا خیال ہے کہ حوثی جنگجوؤں کے لیے مضبوط دفاعی حصار والے شہر عدن پر قبضہ کرنا آسان نہیں ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ عدن جیسے گنجان آباد شہر پر قبضے کی کسی بھی کوشش میں بڑی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہوسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ساحلی علاقے کے ہموار میدانوں سے پیش قدمی کرنے والی حوثی فورسز فضائی حملوں کی زد میں بھی آسکتی ہیں۔ محمد الباشا کے مطابق فی الحال حوثی جنگجو براہِ راست شہری حملے کے بجائے مذاکرات کے ذریعے حکومت سے ہتھیار ڈلوانے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ جنوبی یمن کے مختلف دھڑوں کے درمیان اختلافات اور باہمی لڑائی سے فائدہ اٹھا کر کم جانی نقصان کے ساتھ اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یمن کی جنگ کسی کم شدت مگر غیر تسلی بخش تعطل کا شکار ہو جائے۔ ایسی صورتحال میں ہلاکتوں کی تعداد تو کم ہو سکتی ہے، لیکن ملک حوثی جنگجوؤں کے زیرِ کنٹرول علاقوں اور سعودی حمایت یافتہ یمنی فوج کے مختلف دھڑوں کے درمیان تقسیم رہے گا۔ حوثی جنگجو ایران کے اتحادی ہیں اور ان کا تعلق شیعہ مکتبِ فکر سے ہے، جبکہ سعودی حمایت یافتہ یمنی فوج مختلف گروہوں پر مشتمل ہے جن میں سے بعض کی لڑنے کی خواہش بھی کمزور ہے۔ یمن میں برطانیہ کے سابق دفاعی اتاشی کرنل آئن سمائلز نے خبردار کیا ہے کہ حوثی جنگجوؤں کی حالیہ پیش قدمی سے تیل کی قیمتوں میں اچانک اضافہ ہوسکتا ہے، جیسا کہ ستمبر میں باب المندب پر ان کے قبضے کے بعد ہوا تھا۔ انھوں نے یہ بھی خبردار کیا کہ اس پیش قدمی کے اثرات یمن کی سرحدوں سے باہر بھی سلامتی کی صورتحال پر پڑ سکتے ہیں۔ کرنل سمائلز کے مطابق مغربی ساحلی علاقے پر کنٹرول بڑھانے سے حوثی جنگجوؤں کی ایران، افریقہ کے مشرقی ساحلی خطے اور دیگر علاقوں سے اسلحہ اور گولہ بارود اسمگل کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا، جس سے خطے کو مزید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اس کنٹرول کے ذریعے ایران اور حوثی جنگجو مشرقی افریقہ اور اس سے آگے بھی اپنا اثر ورسوخ بڑھا سکتے ہیں۔ (بی بی سی اردو)

اپنے مذہب پر قائم رہنے کے لیے کیا دوسروں سے نفرت ضروری ہے؟

ابو عبداللہ احمد

اپنے عقیدے کی حفاظت کے لیے کسی دوسرے عقیدے کی توہین کی ضرورت ہرگز نہیں۔ دنیا کی عظیم مذہبی روایات میں عدالت، صداقت، ضبط نفس اور انسانی وقار کا احترام دین کی لازمی بنیادیں ہیں لیکن افسوس! ہمارے معاشروں میں مذہب کے ٹھیکیداروں کے کردار اس سے بالکل مختلف ہیں۔ ایک ایسے دور میں جب کمیونٹیز کو متحرک کرنے، سیاسی تقسیم کو گہرا کرنے اور جذباتی ردعمل کو ہوا دینے کے لیے مذہبی شناختوں کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے، یہ ایک اہم سوال ہے جو عوامی توجہ کا مرکز ہے: ”کیا اپنے مذہب پر ثابت قدم رہنے کے لیے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے نفرت کرنا ضروری ہے؟ اور کیا کوئی شخص جو اپنے مذہبی عقائد کے ساتھ گہری وابستگی رکھتا ہے، وہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے وقار کا احترام نہیں کرسکتا؟ یہ سوالات نہ تو نئے ہیں اور نہ ہی محض نظریاتی ہیں۔ یہ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب ملک کے مشترکہ و متحدہ وجود کی اخلاقی بنیادوں سے متعلق ہیں، جہاں مختلف مذہبی روایات صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ ان سوالات کے جواب کا سماجی ہم آہنگی، آئینی جمہوریت اور ہمارے مشترکہ معاشرے کے مستقبل پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ ایمان اور نفرت کے درمیان فرق بنیادی ہے۔ عقیدے کا تعلق خدا کے ساتھ کسی کے تعلق، سچائی کی تفہیم اور کسی خاص روحانی اور اخلاقی راستے سے وابستگی سے ہے۔ نفرت اس کے برعکس، دوسرے انسانوں کے ساتھ ایک رویہ ہے۔ یہ تعصب، عدم تحفظ، سیاسی جوڑ توڑ یا مذہبی تعلیمات کی مسخ شدہ تفہیم سے پیدا ہوتا ہے۔ درحقیقت، ہم دنیا کے عظیم مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کا جتنا سنجیدگی سے مطالعہ کرتے ہیں، اتنا ہی واضح ہوتا ہے کہ مذہبی وابستگی اور انسانی وقار کے احترام میں تضاد نہیں ہے۔

آپ کا ایمان کسی کی توہین کا لائسنس نہیں: ہر مذہب خالق کائنات، حتمی حقیقت، وحی، نجات اور مقصد حیات کے بارے میں اپنی تفہیم رکھتا ہے۔ یہ اختلافات حقیقی ہیں اور انہیں سطحی ہم آہنگی کے نام پر چھپایا نہیں جانا چاہیے۔ ایک مسلمان محمد ﷺ کی ختم نبوت پر پختہ یقین رکھتا ہے۔ عیسائی یسوع مسیح کو نجات دہندہ مانتا ہے۔ ہندو مقدس ہستیوں اور موکش (نجات) کے تعلق سے کسی خاص فہم کی پیروی کرسکتا ہے؛ اور ایک بودھ دکھوں کے خاتمے کی راہ کے عرفان کے ذریعے نجات کے حصول کا عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ ایک یہودی توراۃ کی تعلیمات و روایات کا پابند ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے کسی دوسرے عقیدے کی توہین کرنے کی ضرورت ہرگز نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان اختلافات کو کیسے سمجھا اور ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیا علم، عقل، اخلاقی طرز عمل اور پرامن مکالمے کے ذریعے اپنے عقائد کا دفاع کیا جاسکتا ہے یا اختلاف کرنے والوں کے ساتھ تضحیک، تذلیل اور دشمنی کا سہارا لینا چاہیے؟ قرآن اس سلسلے میں خاص طور پر اصول پیش کرتا ہے۔ یہ مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے: ”دین میں کوئی جبر نہیں ہے“ (256:2)۔ اسی طرح، قرآن اعلان کرتا ہے کہ لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ خدا کے راستے کی طرف بلایا جائے اور دلائل بہترین طریقے سے دیئے جائیں (125:16)۔ یہ مذہبی مشغولیت کا ایک طریقہ ہے جو گالی گلوچ یا دھمکی کے بجائے حکمت، استدلال اور باوقار گفتگو پر مبنی ہے۔ اس سے بھی آگے جا کر قرآن مسلمانوں کو ان دیوتاؤں کی توہین کرنے کے خلاف خبردار کرتا ہے جن کی دوسرے پوجا کرتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ جہالت اور دشمنی کی وجہ سے بدلے میں خدا کی توہین کریں (108:6)۔ یہ آیات مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کے مذہبی دعوؤں کو قبول کرنے کے لیے نہیں کہتیں، بلکہ ان سے اختلاف کے اظہار میں تحمل سے کام لینے کا مطالبہ کرتی ہیں۔ یہ فرق کرنا ضروری ہے کہ کسی کے عقیدہ رکھنے کے حق کا احترام کرنا، اس عقیدے کی توثیق نہیں ہے۔ اسی طرح کسی مذہبی نظریے سے اختلاف کرنا، اس کے پیروکاروں کی تذلیل کا جواز نہیں بنتا۔

وید اور ہندو روایات کیا سکھاتی ہیں؟: ہندوستان کا مذہبی اور فلسفیانہ ورثہ اس سوال پر غور کرنے کی ایک بھرپور بنیاد فراہم کرتا ہے۔ رگ وید کا مشہور شلوک ہے ”ایکم ست وپرا بہودھا ودنتی“ -سچائی ایک ہے؛ اہل دانش اس کی کئی طرح سے بات کرتے ہیں“ (رگ وید 46.164.1)۔ اس کلام کی ہندو فلسفیانہ روایات میں مختلف طریقوں سے تشریح کی گئی ہے اور اسے اس بات کا ثبوت نہیں سمجھا جاسکتا کہ تمام مذاہب یکساں عقائد کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن یہ سچائی، حکمت اور انسانی فہم کے تنوع کے درمیان تعلق پر غور کرنے کی ایک قیمتی دعوت ضرور ہے۔ رگ وید جو مناجاتوں کی کتاب ہے، اپنی ایک معروف مناجات میں اعلان کرتا ہے ”(اے خدا) ہر طرف سے اچھے خیالات ہمارے سامنے آئیں“ (رگ وید 1.89.1)۔ ایک اور ہندو صحیفہ 'بھگوت گیتا'※ میں مخلوق سے دوستی، ہمدردی اور نفرت سے آزادی انسان کی اعلیٰ خصوصیات ہیں (13.12)۔ اور یہ قول تو بہت مشہور ہے کہ ساری دنیا ایک کنبہ ہے۔ یہ تعلیمات نہ تو ہندو مکاتب فکر کے درمیان اختلافات کو ختم نہیں کرتی ہیں اور نہ ہی یہ تجویز کرتی ہیں کہ ہر ہندو کو ان کی یکساں تشریح کرنی چاہیے۔ تاہم، وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمدردی، نظم وضبط اور حکمت کے لیے ہندو مذہبی اور فلسفیانہ بیانات اساطیر میں اچھی خاصی جگہ ہے۔ اگر کوئی شخص جو دوسرے انسانوں یا ان کے مذاہب کی توہین کرتے ہوئے کسی مذہبی روایت کا دفاع کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، اسے یہ پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا یہ رویہ اس روایت کے اخلاقی نظریات کے مطابق ہے جس کا دفاع کیا جارہا ہے۔

بائبل اور محبت کا حکم: بائبل بھی ایمان اور دوسروں کے ساتھ سلوک کے درمیان تعلق پر واضح ہدایات وتعلیمات دیتا ہے۔ میتھیو کی انجیل میں یسوع کی تعلیم ہے: ”اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرو“ (متی 39:22)۔ میتھیو کی انجیل میں یسوع کی یہ ہدایت بھی درج ہے کہ ”اپنے دشمنوں سے پیار کرو“ اور ان لوگوں کے لیے دعا کرو جو تمہیں ستاتے ہیں (متی 44:5)۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ناانصافی کو خاموشی سے قبول کیا جائے یا غلط کام کو چیلنج نہ کیا جائے بلکہ یہ اس خیال کی تردید ہے کہ کسی شخص سے دشمنی اخلاقی یا مذہبی وابستگی کا لازمی اظہار ہے۔

بدھ مت میں اہنسا اور نظم وضبط: بھارت کی مذہبی روایات میں بدھ مت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے جس نے دنیا کو 'اہنسا پرمو دھرم' تصور دیا۔ بدھ مت کی تعلیمات زیر بحث سوال کا شاید سب سے سیدھا جواب پیش کرتی ہیں۔ 'دھماپاد'※، بدھ مت کی تعلیمات کا ایک وسیع مجموعہ ہے، اس کا شلوک 5 ہے: ”اس دنیا میں نفرت کو نفرت سے کبھی شانت نہیں کیا جاسکتا، صرف نفرت نہ کرنے سے ہی نفرت ختم ہوتی ہے“۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ”اس کلام کا اختتام اسے ایک پائیدار سچائی کے طور پر بیان کرتے ہوئے ہوتا ہے۔

اس تعلیم کی اہمیت ذاتی اختلاف سے بالاتر ہے۔ یہ اس مفروضے کو چیلنج کرتا ہے کہ دشمنی پر مزید دشمنی کو فروغ دے کر قابو پایا جاسکتا ہے۔ جب مذہبی طبقے اشتعال انگیزی کا جواب اشتعال سے، تعصب کا تعصب سے اور ذلت کا جواب ذلت سے دیتے ہیں تو نتیجہ نفرت وعداوت کے ایک ایسے چکر کی شکل میں نکلتا ہے جس میں انسانیت پستی رہتی ہے۔ بدھ مت کی تعلیم دماغ کو نظم وضبط میں رکھنے، غصے پر قابو پانے اور ہمدردی پیدا کرنے پر زور دیتی ہے۔ اس نقطہ نظر سے روحانی ترقی دوسروں میں خرابیوں کی نشاندہی کرنے کی صلاحیت سے نہیں بلکہ اپنے اندر تباہ کن عوامل و محرکات کو پہچاننے اور ان پر قابو پانے کی صلاحیت سے ظاہر ہوتی ہے۔

تورات – انصاف اور پڑوسی سے محبت: تورات، یہودی مذہبی قانون اور تعلیم کا بنیادی ادارہ، دوسروں کے ساتھ سلوک کے بارے میں بھی اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ احبار 18:19 کا مشہور حکم ہے: ”اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار کرو۔“ دیگر ابواب میں ایمانداری، منصفانہ برتاؤ، کمزوروں کے لیے فکرمندی اور ناانصافی کو مسترد کرنے کی بات کی گئی ہے۔ احبار 19:33-34 مزید اسرائیلیوں کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ اپنے درمیان رہنے والے کسی غیر ملکی کے ساتھ بدسلوکی نہ کریں بلکہ اس شخص سے اپنے جیسا پیار کریں۔ یہاں مصر میں اجنبیوں کے طور پر اسرائیلیوں کے اپنے تجربے کو یاد کرایا گیا ہے۔ تورات انصاف کے حصول کا حکم بھی دیتا ہے (استثنا 20:16)۔ اس کے نزدیک انصاف محض ایک خوبی نہیں ہے جس پر اپنی برادری کے افراد کے درمیان عمل کیا جائے بلکہ یہ ایک اصول ہے جو عوامی زندگی کی رہنمائی کرے۔

انصاف اور انسانی وقار کا قرآنی وژن: مسلمانوں کے لیے یہ سوال خاص طور پر اہم ہے کیونکہ اسلام انصاف، رحم اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ تعلقات کے بارے میں واضح ہدایات کے ساتھ مضبوط مذہبی وابستگیوں کو جوڑتا ہے۔ قرآن کا اعلان ہے: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف پر قائم رہو، اللہ کے لیے گواہی کے طور پر، خواہ وہ تمہارے ہی خلاف کیوں نہ ہو“ (135:4)۔ مسلمانوں کو یہ مزید حکم دیتا ہے کہ وہ کسی قوم کی نفرت ان کو انصاف سے دور نہ کردے: ”انصاف کرو، یہ نیکی کے زیادہ قریب ہے“ (8:5)۔

یہ تعلیمات دین کا ایک لازمی معیار قائم کرتی ہیں۔ انصاف کا مکمل انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ متعلقہ شخص کا تعلق اپنے مذہب، سیاسی کیمپ، ذات، نسلی گروہ یا برادری سے ہے۔ نہ ہی ذاتی ناپسندیدگی کسی کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کا بہانہ بن سکتی ہے۔ قرآن ان لوگوں کے ساتھ تعلقات کے لیے بھی واضح اصول پیش کرتا ہے جو مسلمانوں سے ان کے مذہب کی بنا پر نہیں لڑتے اور نہ ہی انہیں گھروں سے نکال دیتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خدا مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے نیکی اور احسان کے ساتھ پیش آنے اور ان کے ساتھ انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا (8:60)۔ یہ آیت اس صورت حال کو ان لوگوں سے ممتاز کرتی ہے جو مذہبی ایذا رسانی اور اخراج میں ملوث ہیں (9:60)۔ اسلام مسلمانوں سے مذاہب کے درمیان اختلافات کو مٹانے یا اپنے بنیادی عقائد سے سمجھوتہ کرنے کا تقاضا نہیں کرتا۔ یہ ان سے اس بات پر غور کرنے کا تقاضا کرتا ہے کہ آیا ان کے قول وفعل ان کے ایمان کی اخلاقی ذمہ داریوں کے عکاس ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

تکفیری رویہ اور عام مسلمانوں کے حقوق

عقائد اور فقہی مسائل میں اختلاف اسلامی علمی روایت کا حصہ ہے، لیکن اختلاف کی بنیاد پر کسی مسلمان کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینا اس کے مذہبی وسماجی وقار کو متاثر کرسکتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں تکفیر کے رجحان، اس کے ممکنہ نتائج اور ہندوستانی مسلم معاشرے کی مشترکہ ذمہ داریوں کا جائزہ ہم اس مضمون میں لیں گے۔ اسلامی تاریخ میں عقائد، فقہ، تفسیر اور مذہبی تشریحات کے حوالے سے مختلف آرا سامنے آتی رہی ہیں۔ یہی فکری تنوع اسلامی علمی روایت کا ایک اہم حصہ ہے۔ تاہم، جب اختلافِ رائے کو برداشت کرنے کے بجائے کسی دوسرے مسلمان کو کافر قرار دینے کا ذریعہ بنالیا جائے تو یہ معاملہ محض علمی بحث تک محدود نہیں رہتا، بلکہ مذہبی، سماجی اور اخلاقی مسائل کو جنم دینے لگتا ہے۔ اسی رجحان کو تکفیر کہا جاتا ہے۔ تکفیر کا مطلب کسی شخص یا گروہ کو اسلام سے خارج قرار دینا ہے۔ یہ ایک نہایت حساس اور سنگین معاملہ ہے، کیونکہ اس کا تعلق کسی فرد کی مذہبی شناخت، سماجی حیثیت اور بنیادی حقوق سے جڑ جاتا ہے۔ کسی عقیدے یا عمل سے اختلاف کرنا ایک بات ہے، جبکہ کسی مخصوص مسلمان کے ایمان کے بارے میں حتمی فیصلہ صادر کرنا بالکل دوسری بات ہے۔ ان دونوں کے درمیان فرق کو نظرانداز کرنا مذہبی اختلافات کو شدت اور تصادم کی طرف لے جاسکتا ہے۔ برصغیر، خصوصاً ہندوستان اور پاکستان میں مختلف دینی مکاتبِ فکر کے درمیان فقہی اور اعتقادی اختلافات ایک طویل تاریخ رکھتے ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، سلفی، شیعہ اور دیگر مذہبی حلقوں کے اندر بھی مختلف علمی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان اختلافات کے دوران ایک دوسرے کے عقائد پر سخت تنقید کی جاتی ہے، اور بعض افراد یا گروہ دوسروں کی تکفیر تک پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم، یہ وضاحت ضروری ہے کہ کسی ایک فرد یا گروہ کے موقف کو پورے مکتبِ فکر کی نمائندگی نہیں سمجھنا چاہیے۔ اصل مسئلہ اختلاف کا وجود نہیں، بلکہ اختلاف کو دشمنی، تحقیر اور مذہبی اخراج کا ذریعہ بنا دینا ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں تکفیر کا مسئلہ: قرآن مجید مسلمانوں کو دوسروں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت احتیاط، انصاف اور تحقیق کی تعلیم دیتا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت 94 میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص تمہیں سلام کرے، اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔ اس آیت سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ کسی کے ظاہری اظہارِ اسلام کو بلاوجہ رد کرنے اور اس کے ایمان کے بارے میں جلد بازی سے کام لینے سے گریز کرنا چاہیے۔ اسی طرح سورۃ الحجرات کی آیات 11 اور 12 میں تمسخر، برے القاب، بدگمانی اور دوسروں کی عیب جوئی سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ہدایات واضح کرتی ہیں کہ اختلاف کے باوجود انسانی عزت و وقار کو مجروح کرنا اسلامی اخلاقیات کے مطابق نہیں ہے۔ قرآن مجید سورۃ الحج (69:22) میں یہ بھی بیان کرتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان معاملات کا فیصلہ فرمائے گا جن میں لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ اس تعلیم سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ مذہبی اختلافات میں اپنی علمی حدود کو پہچاننا اور حتمی فیصلے کے معاملے میں احتیاط اختیار کرنا ضروری ہے۔ احادیث میں بھی تکفیر کے بارے میں سخت تنبیہ موجود ہے۔ صحیح بخاری (حدیث 6104) اور صحیح مسلم (حدیث 60) میں نبی کریم سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ بات دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتی ہے، اگر اس کا الزام درست نہ ہو۔ اس حدیث کا بنیادی اخلاقی پیغام یہ ہے کہ کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگانا معمولی بات نہیں۔ اس کے لیے محض غصہ، ذاتی اختلاف، سنی سنائی بات یا کسی مخصوص مذہبی گروہ سے وابستگی کو بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔ یہاں ایک علمی فرق بھی ملحوظ رہنا چاہیے: اسلامی فقہ میں بعض عقائد یا اقوال کے بارے میں عمومی احکام پر بحث اور کسی متعین فرد پر ان احکام کا اطلاق دو الگ معاملات ہیں۔ کسی فرد کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت اس کے قول کا مفہوم، علم، فہم، حالات اور دیگر متعلقہ پہلو زیرِ غور آسکتے ہیں۔ اسی لیے ایسے مسائل کو سوشل میڈیا کی مختصر ویڈیوز، جذباتی تقریروں یا غیر مستند دعووں کی بنیاد پر طے کرنا مناسب نہیں۔

فقہی اختلاف اور اسلامی علمی روایت: اسلامی تاریخ میں فقہی مکاتب کے درمیان متعدد مسائل پر اختلاف رہا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے فقہی مناہج میں نمایاں فرق موجود ہیں، لیکن ان اختلافات نے اسلامی علمی روایت میں بحث، استدلال اور تحقیق کے دروازے کھولے۔ ان ائمہ کے علمی ورثے سے یہ سبق ملتا ہے کہ کسی مسئلے میں اختلاف کو لازماً ایمان وکفر کی کشمکش نہیں بنانا چاہیے۔ مختلف علمی آرا کا وجود اس بات کی دلیل ہے کہ دینی مسائل کو سمجھنے میں اجتہاد، دلیل اور علمی منہج کی اہمیت ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اسلامی تاریخ میں کبھی کسی عالم یا گروہ نے دوسرے کے خلاف تکفیر کا موقف اختیار نہیں کیا۔ تاریخ میں ایسی مثالیں بھی موجود ہیں۔ تاہم، اس حقیقت کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ بہت سے علما نے تکفیر میں احتیاط، مسلمانوں کے باہمی احترام اور علمی اختلاف کے آداب پر زور دیا ہے۔ ایک صحت مند علمی ماحول وہ ہے جہاں دلیل کا جواب دلیل سے دیا جائے، غلطی کی نشاندہی علمی انداز میں ہو اور اختلاف رکھنے والے فرد کی تذلیل یا مذہبی شناخت پر حملے سے گریز کیا جائے۔ علمی تنقید کا مقصد حق کی تلاش ہونا چاہیے، نہ کہ مخالف کو معاشرے سے بے دخل کرنا۔

تکفیر کے سماجی نتائج اور عام مسلمانوں کے حقوق: تکفیر کے اثرات صرف مذہبی مباحث تک محدود نہیں رہتے۔ جب کسی مسلمان کو اس کے مسلک، عبادات کے طریقے یا کسی مخصوص مذہبی تعبیر کی بنیاد پر کافر قرار دیا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں سماجی دوری، بداعتمادی اور باہمی نفرت پیدا ہوسکتی ہے۔ بعض حالات میں ایسے الزامات کے ذریعے کسی فرد یا گروہ کو مسجد، اجتماعی سرگرمیوں یا سماجی تعلقات سے الگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے خاندانوں، محلوں اور مذہبی برادریوں کے اندر تقسیم بڑھ سکتی ہے۔ اگرچہ ہر اختلاف لازماً ان نتائج تک نہیں پہنچتا، لیکن تکفیری زبان جب نفرت اور اشتعال کے ساتھ استعمال ہوتو اس کے سنگین اثرات مرتب ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ سب سے تشویش ناک صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی گروہ کو پہلے اسلام سے خارج قرار دیا جائے اور پھر اس کے خلاف دھمکی، ہراسانی یا تشدد کو مذہبی جواز دینے کی کوشش کی جائے۔ تاریخ اور معاصر معاشروں میں انتہا پسند گروہوں نے بعض اوقات تکفیر کو اپنے تشدد کے جواز کے طور پر استعمال کیا ہے۔ تاہم، ہر تکفیری دعوے کو لازماً تشدد کا سبب قرار دینے کے بجائے اس کے مخصوص حالات اور نتائج کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی حرمت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ المائدہ (32:5) میں ایک جان کے ناحق قتل کی سنگینی کو انتہائی مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت کا سیاق بنی اسرائیل سے متعلق حکم کے بیان میں ہے، جبکہ انسانی جان کے احترام کا اصول قرآن کی متعدد دیگر تعلیمات سے بھی واضح ہوتا ہے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث 10)۔ اس تعلیم کی روشنی میں کسی مسلمان کو محض اختلاف کی وجہ سے خوف، توہین یا تشدد کا نشانہ بنانا اسلامی اخلاقیات کے منافی ہے۔ عام مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اسی وقت ممکن ہے جب مذہبی اختلاف کو ان کی جان، عزت، سماجی تعلقات اور جائز شہری حقوق کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔

ہندوستانی تناظر میں مذہبی رواداری اور مشترکہ ذمہ داریاں: ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں اور مذہبی مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد ایک مشترکہ سماجی اور آئینی نظام میں زندگی گزارتے ہیں۔ مسلمان بھی اپنے اندر فقہی، مسلکی اور فکری تنوع رکھتے ہیں۔ ایسے ماحول میں تکفیری رویہ نہ صرف مسلم معاشرے کے اندرونی اتحاد کو متاثر کرسکتا ہے، بلکہ باہمی اعتماد اور مشترکہ شہری زندگی کے لیے بھی مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ مذہبی آزادی، آئینی مساوات اور شہری حقوق کا احترام ایک جمہوری معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ اپنے مذہبی عقائد پر قائم رہنا اور دوسروں کے جائز حقوق کا احترام کرنا ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔ اسی طرح کسی مذہبی گروہ سے اختلاف کرنے کا حق اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس کے افراد کو ہراساں کیا جائے یا ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جائے۔ مسلم معاشرے کے مختلف حلقے تعلیم، صحت، غربت کے خاتمے، نوجوانوں کی رہنمائی اور سماجی بہبود جیسے معاملات میں تعاون کرسکتے ہیں۔ ان مشترکہ مقاصد کے لیے ہر مسئلے پر مکمل اتفاق ضروری نہیں۔ باہمی احترام اور عملی تعاون، فرقہ وارانہ رقابت کے مقابلے میں زیادہ تعمیری راستہ فراہم کرتے ہیں۔

اختلاف رہے، مگر انسانی وقار محفوظ رہے: ایک مضبوط اور پُرامن مسلم معاشرہ وہ نہیں جہاں ہر شخص ہر مسئلے میں ایک جیسا سوچتا ہو، بلکہ وہ ہے جہاں اختلاف کے باوجود انصاف، احترام اور باہمی تحفظ کے اصول برقرار رہیں۔ تکفیر کے غیر محتاط استعمال کی حوصلہ شکنی، تشدد اور نفرت کی واضح مخالفت، اور مکالمے و خدمتِ خلق کو فروغ دینا ہی اسلامی اخلاقیات اور مشترکہ انسانی ذمہ داریوں کے زیادہ قریب راستہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ **سوشل میڈیا سے**

زمین سے ایک نوری دن کا فاصلہ مکمل کرنے والا جہاز جس میں خلائی مخلوق کے لیے اردو میں بھی پیغام ہے

فرنانڈو دوارتے

18 نومبر 2026 یعنی آج کے روز ناسا کی جانب سے 1977 میں بھیجے گئے جڑواں خلائی مشنوں میں سے ایک وائجر ون زمین سے ایک نوری دن (لائٹ ڈے) کا فاصلہ طے کر چکا ہے۔ یہ وہ فاصلہ ہے جو روشنی ایک دن میں طے کرتی ہے، یعنی تقریباً 26 ارب کلومیٹر۔ مگر خلائی مشن وائجر ون کو ایسا کرنے میں 50 سال لگے۔ اس سپیس کرافٹ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں 12 انچ قطر کی سنہری ڈسک نصب ہے، جس میں زمین کے مختلف باشندوں کی جانب سے اردو سمیت 55 زبانوں میں پیغامات شامل ہیں۔ یہ پیغامات ممکنہ خلائی مخلوق کے لیے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اردو میں ان کے لیے 'سلام، ہم زمین کے باشندوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں' کے الفاظ ریکارڈ کیے گئے ہیں، جبکہ ہندی کا لفظ 'نمستے' بھی سپیس کرافٹ میں موجود ڈسک کے ریکارڈ کا حصہ ہے۔ وائجر ون انسان کی بنائی ہوئی کسی بھی دوسری چیز کے مقابلے میں زیادہ دور جاچکا ہے۔ لیکن اس کے طے کیے گئے فاصلے سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ ناسا اب بھی اس خلائی مشن سے سگنل موصول کر رہا ہے۔ صرف پانچ سال تک کام کرنے کے لیے تیار کیے گئے وائجر ون اور وائجر ٹو تقریباً 50 برس خلا میں گزارنے کے باوجود آج بھی فعال ہیں اور ماہرین فلکیات کو کائنات کے بارے میں نہایت قیمتی معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ ایسی ٹیکنالوجی کے ذریعے کر رہے ہیں جو آج کے دور کے معیار کے مطابق انتہائی سادہ اور قدیم معلوم ہوتی ہے۔ مشن کی موجودہ پراجیکٹ سائنس دان ڈاکٹر لنڈا اسپلکر نے بی بی سی کو بتایا 'آپ کی گاڑی کے ریموٹ میں جتنی میموری ہوتی ہے، تقریباً اتنی ہی وائجر کے کمپیوٹروں میں موجود ہے۔' انھوں نے کہا 'اپنے دور کے لحاظ سے یہ واقعی ایک غیر معمولی کارنامہ تھا۔' وائجر مشن انسانی تاریخ میں نظامِ شمسی کی دریافت کے تیزی سے آگے بڑھتے سفر کا تسلسل تھے۔ ان کی روانگی سے پندرہ سال قبل 1962 میں جب ناسا کا میرینر ٹو زہرہ کے قریب سے گزرا تو امریکی خلائی ادارہ اس مشن کے ذریعے کسی دوسرے سیارے تک اپنی تاریخ کا پہلا کامیاب مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ تین سال بعد میرینر فور مریخ کے قریب سے گزرا اور زمین سے باہر کسی دوسرے سیارے کی پہلی قریبی تصاویر حاصل کیں۔ نظامِ شمسی کے چار بڑے بیرونی سیاروں یعنی مشتری، زحل، یورینس اور نیپچون تک پہنچنے کے منصوبے اس وقت وجود میں آئے جب امریکی خلائی انجینئر گیری فلینڈرو نے پیش گوئی کی کہ 1970 کی دہائی کے اواخر میں یہ سیارے ایک نایاب ترتیب میں آجائیں گے۔ اس غیر معمولی صف بندی کی بدولت ایک ممکنہ خلائی جہاز کے لیے ان سیاروں کا سفر نسبتاً آسان ہو جاتا، یوں سائنس دانوں کے بقول 'گرینڈ ٹور' کے نام سے معروف اس مہم کے لیے زندگی میں صرف ایک بار ملنے والا موقع پیدا ہوا۔ اس وقت اس خلائی خطے کے بارے میں ہماری معلومات نہایت محدود تھیں۔ خلائی تاریخ کی محقق اور مصنفہ ایمی شیرا ٹیٹیل کہتی ہیں 'قدیم یونانی مشتری اور زحل کے بارے میں جانتے تھے، لیکن وہ محض روشنی کے نقطے تھے۔' وہ کہتی ہیں کہ وائجر مشن نے صورتِ حال یکسر بدل دی۔ 'اچانک ہم سیاروں کے بارے میں ایک مبہم تصور سے نکل کر اس مرحلے پر پہنچ گئے جہاں ان کی مانوس تصاویر ہر کلاس روم میں نظر آنے لگیں۔' ناسا کا پہلا بیرونی سیاروں کا مشن پائنیئر 10 1973 میں مشتری کے قریب سے گزرا۔ اس مشن نے ثابت کیا کہ مریخ اور مشتری کے درمیان واقع شہابی پٹی کو کامیابی سے عبور کیا جاسکتا ہے اور لاکھوں کلومیٹر دور سے زمین کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اس کے جڑواں مشن پائنیئر 11 نے چھ سال بعد زحل کا مشاہدہ کیا۔ تاہم یہ دونوں خلائی جہاز وائجر مشنز کے مقابلے میں بہت سادہ تھے۔ سنہ 1969 میں امریکہ نے چاند پر انسان اتارنے کی دوڑ میں سوویت یونین پر سبقت حاصل کرلی تھی، لیکن اس کامیابی کے بعد ناسا کو مستقبل کے خلائی مشنز کے لیے سیاسی حمایت اور مالی وسائل کے حوالے سے نسبتاً کم توجہ ملنے لگی۔ وائجر مشن کے لیے ابتدائی طور پر تیار کیا گیا 'گرینڈ ٹور' منصوبہ بعد میں تبدیل کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک نسبتاً محدود مشن اختیار کیا گیا، جس کے تحت صرف دو بیرونی سیاروں کا دورہ کیا جانا تھا۔ تاہم پس منظر میں سائنس دان خاموشی سے وائجر خلائی جہازوں کو اس طرح تیار کر رہے تھے کہ وہ اس سے کہیں زیادہ دور تک سفر کرسکیں۔

فلکی طبیعیات دان ڈاکٹر ایلن کمنگز، جو آج بھی وائجر مشن سے وابستہ ہیں، کہتے ہیں 'سرکاری طور پر ہم مشتری اور زحل تک پانچ سالہ مشن کے لیے خلائی مشن تیار کر رہے تھے، لیکن یوں سمجھ لیں کہ ہم نے احتیاطاً انہیں کچھ زیادہ عرصے تک چلنے کے قابل بنادیا تھا۔' وائجر ون اور وائجر ٹو ایک جیسے خلائی جہازوں کے طور پر تیار کیے گئے تھے۔ وائجر ٹو کو اگست 1977 میں خلا میں بھیجا گیا، جبکہ وائجر ون ایک ماہ بعد روانہ ہوا۔ دونوں کو مختلف راستوں پر بھیجا گیا اور اسی سال کے اختتام تک وائجر ون اپنے جڑواں مشن سے آگے نکل گیا۔ آخرکار خود وائجر خلائی جہازوں نے ہی اپنی اہمیت کا ثبوت دے دیا۔ جیسے ہی انھوں نے ہماری کائناتی ہمسائیگی کے بارے میں ماہرین فلکیات کے قائم کردہ تصورات کو بدلنا شروع کیا، دنیا بھر میں لوگ حیران رہ گئے۔ مثال کے طور پر وائجر ون نے مشتری کے چاند آئی او پر زمین سے باہر موجود پہلے فعال آتش فشاں دریافت کیے۔ اسی مشن نے مشتری پر بجلی چمکنے کے شواہد بھی ریکارڈ کیے، جو زمین کے علاوہ کسی اور دنیا پر اس نوعیت کی پہلی دریافت تھی۔ وائجر ٹو کی جانب سے بھیجی گئی تصاویر سے یہ عندیہ ملا کہ مشتری کے ایک اور چاند یوروپا کی برف سے ڈھکی اور شگافوں والی سطح کے نیچے مائع پانی کا ایک سمندر موجود ہوسکتا ہے۔ یہی دریافت آج تک ماہرین فلکیات کو اس امکان پر غور کرنے پر آمادہ کیے ہوئے ہے کہ وہاں زندگی موجود ہوسکتی ہے۔ کمنگز کو یاد ہے کہ جب انہوں نے پہلی بار آئی او کی تصاویر دیکھیں تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ یاد کرتے ہیں کہ 'میں درحقیقت یونیورسٹی کیمپس میں تھا اور وہاں براہِ راست ویڈیو فیڈ دکھائی جارہی تھی۔ آئی او اپنی پوری شان کے ساتھ سامنے تھا اور مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔ ہماری اپنی چاند کی سطح تو بہت سرمئی اور غیر دلچسپ ہے اور۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ان چاندوں میں اتنا تنوع بھی ہوسکتا ہے۔' مشن کے آغاز کے چار سال بعد ناسا نے فیصلہ کیا کہ وائجر ٹو اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے یورینس اور نیپچون کا بھی مشاہدہ کرے گا۔ اس نے 1986 اور 1989 میں ان دونوں سیاروں کے قریب سے پرواز کی اور یوں 'گرینڈ ٹور' مکمل کرلیا۔ وائجر خلائی جہازوں نے اپنے مقاصد ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے امتزاج سے حاصل کیے۔ نام نہاد 'سلنگ شاٹ' تکنیک کے ذریعے انھیں ہر سیارے کی کشش ثقل سے رفتار حاصل کرنے اور اپنی سمت تبدیل کرنے کا موقع ملا تاکہ وہ اپنے اگلے ہدف تک پہنچ سکیں۔ اس طریقۂ کار نے نیپچون تک سفر کا دورانیہ 30 سال سے کم کر کے صرف 12 سال کر دیا۔ ان خلائی کھوجیوں کو پلوٹونیم سے چلنے والی جوہری بیٹریوں سے لیس کیا گیا تھا۔ تاہم ان کی توانائی میں ہر سال تقریباً چار واٹ کی کمی آتی جارہی ہے اور اسی وجہ سے ان کے بیشتر سائنسی آلات کو ایک ایک کر کے بند کیا جاچکا ہے۔ وائجر ون نے 1990 میں اپنا کیمرا ہمیشہ کے لیے بند کرنے سے ذرا پہلے، جب وہ نیپچون سے بھی آگے نکل چکا تھا، مڑ کر زمین کی ایک تصویر لی۔ اس تصویر میں ہمارا سیارہ خلا کی وسعتوں میں ایک ننھے سے مدھم نیلے نقطے کی صورت دکھائی دیتا تھا۔ یہ خیال معروف ماہر فلکیات کارل سیگن کا تھا۔ لنڈا اسپلکر کو یاد ہے کہ کارل سیگن کہا کرتے تھے کہ اس مدھم نیلے نقطے پر ہر وہ انسان موجود ہے جو کبھی زندہ رہا، ہر وہ شخص جسے آپ نے کبھی جانا۔ وہ کہتی ہیں کہ اس تصور میں ایک اہم پیغام بھی پوشیدہ تھا، 'ہمیں اپنے سیارے کی حفاظت کرنی چاہیے۔'

(بی بی سی اردو)



روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
19 Nov. 2026
3



ممبئی میں ڈاکٹر نخشب مسعود کی کتاب ”بیتال اور وکرم ادتیہ کی عصری داستانیں“ کا شاندار اجراء

سید حسین اختر کے ہاتھوں رسمِ اجراء، اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی وقت کا اہم تقاضہ ہے: سید حسین اختر



ممبئی:۱۸/نومبر (نامہ نگار) مالیگاؤں کی معروف ادبی شخصیت، افسانچہ نگار اور صاحب طرز قلم کار ڈاکٹر نخشب مسعود کی تصنیف ”بیتال اور وکرم ادتیہ کی عصری داستانیں“ کی رسمِ اجرا ممبئی میں ایک پُر وقار ادبی تقریب کے دوران مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ تقریب میں شہر و بیرونِ شہر سے تعلق رکھنے والی متعدد ادبی شخصیات، شعراء و افسانچہ نگاروں کے علاوہ ادب دوست سامعین و ناظرین نے شرکت کی۔ اس موقع پر صاحبِ کتاب ڈاکٹر نخشب مسعود نے اپنا مختصر تعارف پیش کرنے کے ساتھ کتاب کے موضوع، پس منظر اور اس کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تقریب میں جمیل یوسف شاہ (دھولیہ)، عباس عرش (مالیگاؤں)، عاکف نبیل، تواب یوسف انصاری (دھولیہ)، اسماعیل سر، شکیل مصطفی، شیرین دلوی، رئیس ستارہ اور حلیم اختر سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ ادبی نشست کے دوران شیرین دلوی اور شکیل مصطفی نے اپنے افسانچے بھی پیش کیے، جنہیں سامعین نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ رسم اجرا کے موقع پر سید حسین اختر نے ڈاکٹر نخشب مسعود کو نئی کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ نہایت خوش آئند بات ہے کہ ہمارے درمیان ایسے اہلِ قلم موجود ہیں جو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے اردو ادب کے دامن کو وسعت دے رہے ہیں۔ ان جیسے قلم کاروں کو آگے بڑھانا وقت اور حالات کا اہم تقاضہ ہے۔ محض ان کی پذیرائی ہی کافی نہیں، بلکہ ان کی تخلیقی کاوشوں کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی بھی اشد ضروری ہے، تاکہ ادبی تخلیق کا یہ سلسلہ مزید توانائی اور استقامت کے ساتھ جاری رہ سکے۔

بلڈر کے گھر سے سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم کی چوری

بھیونڈی :۱۸/نومبر (شارف انصاری):- شہر کے مان سرور علاقے میں واقع رائل ولاز کمپلیکس میں چوروں نے ایک بند بنگلے کو نشانہ بناتے ہوئے 33 لاکھ 20 ہزار 500 روپے مالیت کے سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم چوری کر لی۔ بنگلے کا مالک اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے ساتھ تلجا پور میں دیوی کے درشن کے لیے گیا ہوا تھا۔ اسی دوران نامعلوم چوروں نے گھر کی پچھلی کھڑکی توڑ کر واردات کو انجام دیا۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق، تعمیراتی کاروبار سے وابستہ اجے موہن مچھا (41) 12 نومبر کی شام تقریباً 5 بجے اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے ساتھ بنگلے کو مقفل کرکے تلجا پور روانہ ہوئے تھے۔ ان کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم چوروں نے بنگلے کی پچھلی کھڑکی اکھاڑ کر گھر میں داخلہ حاصل کیا۔ اس کے بعد پہلی منزل پر واقع ماسٹر بیڈ روم میں رکھی لوہے کی الماری کا لاک توڑ کر اس میں موجود قیمتی سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم لے کر فرار ہوگئے۔ یہ واردات 12 نومبر سے 17 نومبر کی درمیانی مدت میں انجام دی گئی۔ چوری ہونے والے سامان کی مجموعی مالیت 33 لاکھ 20 ہزار 500 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں 17 نومبر کو بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن میں بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 331(4) اور 305 کے تحت نامعلوم چوروں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس انسپکٹر (انتظامیہ) دنیا نیشور کدم معاملے کی مزید تفتیش کر رہے ہیں۔ اس واردات کے بعد علاقے کے مکینوں میں خوف و تشویش پائی جا رہی ہے۔

کیا سونا 1 لاکھ روپے فی 10 گرام تک سستا ہو جائے گا؟

چاندی کی قیمتوں میں بھی بڑی گراوٹ کا امکان، ماہرین کے 6 اہم اندازے



نئی دہلی :۱۸/نومبر (ورق تازہ نیوز): سونے اور چاندی کی قیمتوں میں گزشتہ چند دنوں سے مسلسل اتار چڑھاؤ دیکھا جا رہا ہے۔ حالیہ دنوں میں دونوں قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے بعد صارفین اور سرمایہ کاروں کے درمیان یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا آنے والے دنوں میں سونا 1 لاکھ روپے فی 10 گرام تک پہنچ سکتا ہے؟ کیا چاندی بھی مزید سستی ہوگی؟ بازار کے ماہرین کے مطابق سونے اور چاندی کی قیمتوں میں مزید کمی کے امکانات کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا جا سکتا، تاہم سونے کا بھاؤ 1 لاکھ روپے تک گرنے کا امکان کم بتایا جا رہا ہے۔ بعض اندازوں کے مطابق سونے کی قیمت 15.1 لاکھ سے 25.1 لاکھ روپے فی 10 گرام تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ چاندی کی قیمت 40.1 لاکھ سے 60.1 لاکھ روپے فی کلو تک آنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اندازے ہیں، حتمی پیش گوئی نہیں۔ 1۔ سونا 1.15 سے 1.25 لاکھ روپے تک آ سکتا ہے: بعض ماہرین کے مطابق اگر بین الاقوامی بازار میں کمزوری برقرار رہی تو ہندوستانی بازار میں سونے کی قیمت فی 10 گرام 15.1 لاکھ سے 25.1 لاکھ روپے تک پہنچ سکتی ہے۔ 2۔ 1 لاکھ روپے تک گرنے کا امکان کم: ماہرین کا کہنا ہے کہ سونے کی قیمت میں اتنی بڑی گراوٹ کے امکانات فی الحال کم ہیں۔ اس لیے 1 لاکھ روپے کا ہدف یقینی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ 3۔ چاندی 1.40 سے 1.60 لاکھ روپے تک سستی ہو سکتی ہے: چاندی کی قیمتوں میں بھی مزید کمی کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اندازوں کے مطابق فی کلو چاندی 1.40 لاکھ سے 1.60 لاکھ روپے تک آ سکتی ہے۔ 4۔ چاندی میں زیادہ اتار چڑھاؤ: چاندی کی قیمتوں میں سونے کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے تبدیلی آ رہی ہے۔ ایک ہی دن میں چاندی کی قیمت میں 8400 روپے تک کی گراوٹ دیکھی گئی۔ صنعتی استعمال اور عالمی مانگ میں کمی بھی اس پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ 5۔ امریکی ڈالر اور شرح سود کا اثر: امریکہ میں شرح سود میں اضافے کے خدشات، مضبوط ڈالر اور سرکاری بانڈز پر زیادہ منافع کی وجہ سے سونے اور چاندی پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اگر امریکی مرکزی بینک سخت مالیاتی پالیسی برقرار رکھتا ہے تو قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں مزید کمزوری آ سکتی ہے۔ 6۔ آنے والے دنوں میں دوبارہ تیزی بھی ممکن: ماہرین کے مطابق مسلسل گراوٹ کے بعد تکنیکی طور پر قیمتوں میں عارضی اچھال آ سکتا ہے۔ ایم سی ایکس پر سونے کے لیے 130000 روپے اور چاندی کے لیے 160000 روپے اہم سہارا سمجھے جا رہے ہیں۔ یہ سطحیں ٹوٹنے کی صورت میں مزید گراوٹ کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں کمی کی اہم وجوہات: امریکی ڈالر کی مضبوطی۔ امریکی شرح سود میں اضافے کے خدشات۔ عالمی بازار میں سرمایہ کاروں کی جانب سے منافع وصول کرنا۔ چاندی کی صنعتی مانگ میں کمزوری۔ عالمی اقتصادی حالات میں غیر یقینی صورتحال۔ سونے اور چاندی کی خرید و فروخت میں سرمایہ کاروں کی محتاط حکمت عملی۔ **کیا ابھی سونا خریدنا مناسب ہوگا؟:** ماہرین کے مطابق طویل مدتی سرمایہ کاری کرنے والے افراد قیمتوں میں کمی کے دوران مرحلہ وار خریداری پر غور کر سکتے ہیں۔ تاہم ایک ہی مرتبہ بڑی رقم لگانے سے گریز کرنا بہتر ہے۔ چاندی میں منافع کے امکانات کے ساتھ قیمتوں میں زیادہ گراوٹ کا خطرہ بھی موجود ہے۔ بازار کے ماہرین کا مشورہ ہے کہ سرمایہ کاری سے پہلے عالمی بازار، امریکی ڈالر، شرح سود اور تکنیکی سطحوں پر نظر رکھی جائے۔ **اہم وضاحت:** سونے کا 1 لاکھ روپے اور چاندی کا 1.40 لاکھ روپے تک پہنچنا یقینی نہیں ہے۔ یہ مختلف ماہرین کے اندازے ہیں، جن میں تبدیلی ممکن ہے۔ زیورات کی اصل قیمت خالص پن، جی ایس ٹی اور بنوائی کے اخراجات کے مطابق الگ ہو سکتی ہے۔

ایس بی آئی کے اے ٹی ایم کو توڑ کر چوری کی کوشش



بھیونڈی: شہر کے کالہیر علاقے میں واقع اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کی شاخ کے اے ٹی ایم کو نشانہ بنا کر نامعلوم چور نے مشین توڑ کر اس میں موجود نقد رقم چرانے کی کوشش کی۔ اس دوران اے ٹی ایم مشین کو کافی نقصان پہنچا۔ معاملے میں نارپولی پولیس اسٹیشن میں نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق، یہ واقعہ 10 نومبر کی شام 7 بجے سے 11 نومبر کی صبح 10 بج کر 9 منٹ کے درمیان پیش آیا۔ اس دوران نامعلوم شخص کالہیر میں واقع ایس بی آئی شاخ کے اے ٹی ایم میں داخل ہوا اور نقد رقم چرانے کے ارادے سے مشین کو توڑنے کی کوشش کی۔ اس معاملے میں بینک ملازم نتن ولاس سارنگ (44) کی شکایت پر 17 نومبر کو نارپولی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس کے مطابق، شکایت کنندہ 17 نومبر کو شکایت درج کرانے تھانے پہنچے تھے، جس کے باعث واقعے کے تقریباً سات دن بعد مقدمہ درج ہو سکا۔ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(2)، 324 اور 62 کے تحت نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کر دی ہے۔

بھیونڈی میں خواتین پر مظالم کے دو الگ الگ معاملات درج



بھیونڈی: ۱۸/نومبر (شارف انصاری): شہر میں خواتین سے متعلق ہراسانی اور دست درازی کے دو الگ الگ واقعات سامنے آئے ہیں۔ پہلے معاملے میں 16 سالہ لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسا کر اس کی مرضی کے خلاف جسمانی تعلقات قائم کرنے اور مخالفت کرنے پر بدنام کرنے کی دھمکی دینے کے الزام میں شانتی نگر پولیس نے 17 سالہ نابالغ کے خلاف پوکسو ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرکے اسے حراست میں لے لیا ہے۔ بعد ازاں اسے بال اصلاحی مرکز بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق، ملزم نے سال 2024 سے 17 نومبر 2026 تک لڑکی کو محبت کا جھانسہ دے کر اس کی مرضی کے خلاف جسمانی تعلقات قائم کیے۔ الزام ہے کہ لڑکی کی جانب سے مخالفت کیے جانے پر اسے بدنام کرنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ مسلسل ہراسانی سے پریشان ہو کر متاثرہ لڑکی نے شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پوکسو ایکٹ سمیت مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے نابالغ ملزم کو حراست میں لے لیا۔ دوسرے واقعے میں موبائل پر پیغام بھیجنے کی وجہ دریافت کرنے گئی 45 سالہ خاتون وکیل کے ساتھ بدسلوکی اور دست درازی کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس معاملے میں نارپولی پولیس نے موہن ٹیلا بھیئر (60) کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، 17 نومبر کو دوپہر تقریباً 12 بجے ملزم نے خاتون وکیل کے موبائل نمبر پر پیغام بھیجا تھا۔ اسی سلسلے میں معلومات حاصل کرنے جب خاتون اس کے پاس پہنچیں تو ملزم نے ان کے ساتھ مبینہ طور پر بدسلوکی کی اور نازیبا حرکت کرتے ہوئے ان کی عصمت دری کی کوشش کی۔ خاتون کی شکایت پر نارپولی پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر کشوری پاٹل کر رہی ہیں۔

کون گاؤں میں بجلی چوری کا بڑا انکشاف، 7 لاکھ 44 ہزار روپے کی بجلی چوری پکڑی گئی

بھیونڈی: ۱۸/نومبر (شارف انصاری): شہر کے کون گاؤں علاقے میں مہاوترن نے بجلی چوری کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے دو الگ الگ معاملات میں مجموعی طور پر 7 لاکھ 44 ہزار 780 روپے کی بجلی چوری کا انکشاف کیا ہے۔ جانچ کے دوران مجموعی طور پر 33 ہزار 385 یونٹ بجلی کا غیر قانونی استعمال سامنے آیا۔ اس معاملے میں 15 صارفین اور ایک بلڈر سمیت مجموعی طور پر 17 افراد کے خلاف شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں بجلی ایکٹ 2003 کی دفعہ 135 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پہلے معاملے میں کون گاؤں کے مختلف رہائشی علاقوں میں پانچ صارفین کی جانب سے بجلی میٹر بند رکھنے یا میٹر نصب کرائے بغیر براہ راست بجلی کے کھمبے سے آنے والی سروس تار جوڑ کر بجلی استعمال کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ مہاوترن کی جانچ میں 10 ہزار 763 یونٹ بجلی کا غیر قانونی استعمال پایا گیا، جس کی مالیت 2 لاکھ 31 ہزار 80 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں مہاوترن کے افسر دھنجے دیورام پاٹل (40) کی شکایت پر 17 نومبر کو شانتی نگر پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ ملزمین میں آنند گوکل پاٹل، وبھو کاشی ناتھ سروتے، جمیل موسیٰ شیخ، دیپک کاشی ناتھ پاٹل، رویندر کچرو واگھ اور اجے لاڈ کے نام شامل ہیں۔ معاملے کی تفتیش اسسٹنٹ پولیس سب انسپکٹر راجے کر رہے ہیں۔ دوسرے معاملے میں کون گاؤں کی سائی کرپا اور سائی دھام عمارتوں کے 10 فلیٹوں میں بجلی میٹر نصب کیے بغیر براہ راست بجلی سپلائی سے کنکشن جوڑ کر بجلی استعمال کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ مہاوترن کے کلیان دیہی محکمہ کے فلائنگ اسکواڈ نے 31 اگست 2026 کو دوپہر تقریباً 2 بجے ان دونوں عمارتوں میں جانچ کی تھی۔ اس دوران 22 ہزار 622 یونٹ بجلی کا غیر قانونی استعمال پایا گیا، جس کی مالیت 5 لاکھ 13 ہزار 700 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں بلڈر ونے سبھاش مقدم سمیت مجموعی طور پر 11 افراد کے نام شکایت میں شامل ہیں۔ دیگر افراد میں وکاس سبھاش مقدم، موہن چندورا ٹھوڑ، ساگر کشن نائک، پروین کرشنا پوار، سچن نامدیو بیتی، بلی شیورام ناگو ہے، پارمحمد شاہ، پروین بھگوان دیسلے، لویش سنبھاجی پاٹل اور امجد اقبال شیخ شامل ہیں۔ فلائنگ اسکواڈ کے ڈپٹی ایگزیکٹیو انجینئر اشوک وسنت پوار کی شکایت پر 16 نومبر کو شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس دونوں معاملات کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

عدالتی کارروائی میں مساوات اور شفافیت کا مطالبہ

جلگاؤں : ۱۸/نومبر (عقیل خان بیاولی): عدالتی کارروائی میں مساوات، غیر جانب داری اور شفافیت کو یقینی بنانے، نیز آئینی اقدار اور شہری حقوق کے تحفظ کے مطالبے کے ساتھ ایکتا سنگھٹنا جلگاؤں کی جانب سے تفصیلی میمورنڈم پیش کیا گیا۔ تنظیم کے رابطہ کار فاروق شیخ کی قیادت میں تیار کردہ میمورنڈم نائب ضلع کلکٹر (ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر) وِیشالی چوہان کو نوید شیخ کے توسط سے سپرد کیا گیا۔ اس کے علاوہ میمورنڈم کی نقول صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا اور متعلقہ مرکزی وزراء کو بھی ارسال کی گئی ہیں۔ میمورنڈم میں بلقیس بانو، مولانا کلیم صدیقی، عمر خالد اور شرجیل امام سے متعلق مقدمات کا حوالہ دیتے ہوئے عدالتی عمل میں مساوات، غیر جانب داری اور شفافیت کے معیار پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ تنظیم نے واضح کیا کہ ان تمام مقدمات کے قانونی حالات، الزامات اور شواہد ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور عدالتوں کے فیصلوں میں مداخلت کرنا اس کا مقصد نہیں ہے؛ تاہم، آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 21 کے تحت ہر شہری کو مساوی انصاف، قانونی تحفظ اور شخصی آزادی کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ میمورنڈم میں طویل عرصے سے عدالتی حراست میں موجود ملزمان کے مقدمات کی مقررہ مدت میں سماعت و فیصلے، سنگین جرائم کے متاثرین کو انصاف اور مؤثر قانونی امداد، بلقیس بانو کے قانونی تحفظ کو یقینی بنانے اور متعلقہ مقدمات کی عدالتی کارروائی میں غیر ضروری تاخیر سے گریز جیسے مطالبات پیش کیے گئے ہیں۔ تنظیم کا موقف ہے کہ عدالتی نظام میں مساوات، شفافیت اور غیر جانب داری کا اعتماد قائم کرنا جمہوری نظام اور آئینی اقدار کے استحکام کے لیے ناگزیر ہے۔ تنظیم نے واضح کیا کہ یہ میمورنڈم کسی مذہب، برادری یا طبقے کے خلاف نہیں، بلکہ عدالتی عمل میں مساوات، شہری حقوق اور آئینی اقدار کے تحفظ کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ عدلیہ کے احترام کو برقرار رکھتے ہوئے نظامِ انصاف کی غیر جانب داری اور جواب دہی سے متعلق سوالات اٹھانا جمہوری معاشرے میں ہر شہری کا آئینی حق ہے۔ اس موقع پر فاروق شیخ کے ہمراہ سید چاند، نابل شیخ، متین پٹیل، راجو پٹیل، عارف دیشمکھ، رؤف منیار، اے ایم بہشتی، انور سکلگر، مجاہد خان سمیت تنظیم کے دیگر عہدیداران اور اراکین موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ انصاف صرف فیصلوں کے صادر ہونے تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ ملک کے ہر شہری کے دل میں یہ یقین بھی پیدا ہونا چاہیے کہ اسے بلا امتیاز اور یکساں انصاف حاصل ہو رہا ہے۔

ادارہ فروغِ اردو ادب بیجاپور کے زیرِ اہتمام کامیاب شعری نشست

بیجاپور۔18/نومبر 2026ء (محمد یوسف رحیم بیدری) ادارہ فروغِ اردو ادب، بیجاپور کے زیرِ اہتمام بروز منگل، 17 نومبر 2026ء کی شام ڈاکٹر عبدالستار عاجزؔ کی رہائش گاہ پر ایک پُر وقار اور کامیاب شعری نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ نشست کی صدارت ادارے کے صدر اور معروف شاعر جناب محمود انعامدار محمود صاحب نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض جناب آصف بالسنگ نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت مولوی محمد عقیل صاحب نے حاصل کی۔ بعد ازاں جناب یاسین منتظر نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ اس ادبی نشست میں بیجاپور کے معروف شعرائے کرام جناب محمود انعامدار محمودؔ، جناب مومنؔ بیجاپوری، جناب مجیب احمد مجیبؔ، جناب عمرؔ بیجاپوری، مولوی یاسین منتظرؔ، جناب رضوان احمد رضوانؔ، جناب اقبال خادمؔ، ڈاکٹر عبدالستار عاجزؔ، جناب عمار سالکؔ، جناب مطہر حسن، جناب سرفراز احمد اور دیگر اہلِ ذوق نے شرکت کرتے ہوئے اپنا منتخب کلام پیش کیا۔ شعرائے کرام نے اپنے منفرد شعری اسلوب، فکر انگیز خیالات اور عمدہ شاعری سے سامعین کو خوب محظوظ کیا اور محفل کو ادبی رنگ و آہنگ سے مالا مال کر دیا۔ صدارتی خطاب میں جناب محمود انعامدار محمود صاحب نے شعری نشست کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ محفل اپنے ادبی معیار، شعری تنوع اور فکر و خیال کی ندرت و وسعت کے اعتبار سے نہایت کامیاب اور بامقصد ثابت ہوئی۔ تمام شعرائے کرام نے اپنے بہترین کلام کے ذریعے سامعین کو متاثر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ادارہ فروغِ اردو ادب بیجاپور کا قیام اردو زبان و ادب کی ترقی، ترویج اور بقا کے عظیم مقصد کے تحت عمل میں آیا ہے۔ اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ہماری تہذیبی، ثقافتی اور ادبی شناخت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اس کی آبیاری، ترویج اور نئی نسل کے ذریعہ ادبی زندگی ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ادبی نشستیں اور شعری محافل اردو زبان و ادب کے فروغ کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان کے ذریعے نہ صرف شعراء کو اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملتا ہے بلکہ ادبی ذوق کی بالیدگی، باہمی روابط اور مثبت ادبی ماحول کی تشکیل میں بھی مدد ملتی ہے۔ ادارہ فروغِ اردو ادب اسی مقصد کے پیشِ نظر ادبی سرگرمیوں کے تسلسل اور فروغ کے لیے کوشاں ہے اور مستقبل میں بھی اردو زبان و ادب کی خدمت کا یہ سلسلہ جاری رکھے گا۔ اس موقع پر ادارہ فروغِ اردو ادب کے صدر اور صدرِ نشست جناب محمود انعامدار محمود صاحب کی ادبی خدمات کے اعتراف میں شال پوشی اور گل پوشی کے ذریعے شاندار تہنیت پیش کی گئی۔ اسی طرح میزبانِ نشست ڈاکٹر عبدالستار عاجزؔ کی میزبانی اور ادبی خدمات کے اعتراف میں ان کی بھی شال پوشی اور گل پوشی کی گئی۔ شعرائے کرام اور شرکائے محفل نے دونوں معزز شخصیات کے لیے نیک تمناؤں اور مسرت کا اظہار کیا۔ یہ پُر وقار لمحہ محفل کی یادگار ساعتوں میں شامل ہو گیا۔ یہ نشست اس اعتبار سے بھی قابلِ ستائش رہی اور یہ پیغام ہمیں ملا کہ اردو زبان و ادب کی خدمت کے لیے بڑے وسائل یا وسیع مقامات سے زیادہ خلوصِ نیت، ادبی جذبہ اور اہلِ قلم کا باہمی تعاون اور آپسی احترام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ آخر میں معروف ناظم اور ادبی شخصیت جناب سیف اوٹی صاحب نے اظہارِ تشکر کے فرائض انجام دیتے ہوئے میزبان، صدرِ نشست، شعرائے کرام اور تمام شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔

سونیا گاندھی کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے وسیع نظریاتی نقطۂ نظر اور فکری پختگی ضروری ہے، کتاب پھاڑنے سے نظریات ختم نہیں کیے جاسکتے: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: محترمہ سونیا گاندھی کی کتاب ’A:Belonging Journey of Love‘ نے اشاعت کے محض ایک ہفتے کے اندر فروخت کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ یہ ریکارڈ ان کے خیالات کو قارئین کی جانب سے ملنے والی عالمی پذیرائی کا ثبوت ہے۔ سونیا گاندھی کی شخصیت، جنہوں نے قربانی، صبر، تحمل، حوصلہ، ملک سے وفاداری اور اپنے نظریات سے آخری دم تک وابستہ رہنے کا جذبہ اپنایا، کو سمجھنے کے لیے وسیع نظریاتی نقطۂ نظر اور فکری پختگی ضروری ہے، لیکن شندے سینا میں یہ دونوں چیزیں موجود نہیں ہیں۔ کتاب پھاڑنے سے نظریات اور تاریخ کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ یہ سخت تنقید ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کی۔ سونیا جی گاندھی کی کتاب پھاڑنے پر ایکناتھ شندے کی شیو سینا کی سخت مذمت کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی سینا کی پریس کانفرنس میں موجود چہروں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان میں نہ نظریاتی وابستگی ہے، نہ پارٹی سے وفاداری اور نہ ہی عوام کے تئیں کوئی ہمدردی۔ ایسے لوگوں سے سونیا گاندھی کی کتاب کو سمجھنے یا اس میں پیش کیے گئے خیالات کی گہرائی کو جاننے کی توقع کرنا ہی بنیادی طور پر غلط ہے، کیونکہ اس کتاب کا مضمون اور اس کے پیچھے موجود فکر ان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ پریس کانفرنس میں شائنا این. سی. نے محترم بالا صاحب ٹھاکرے کی تصویر بھی پھاڑ دی۔ یہ صرف ایک تصویر کی توہین نہیں، بلکہ مہاراشٹر کی شناخت اور بالا صاحب سے بے پناہ محبت کرنے والے لاکھوں شیوسینکوں کے جذبات کی توہین ہے۔ کتاب پھاڑنے سے نظریات ختم نہیں کیے جاسکتے اور تصویر پھاڑنے سے تاریخ مٹائی نہیں جا سکتی۔ رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے خبردار کیا کہ مہاراشٹر اسے کبھی نہیں بھولے گا اور نہ ہی معاف کرے گا۔

خاتون پولیس اہلکار سے دست درازی اور ہراسانی کے الزام میں معطل پولیس کانسٹیبل کے خلاف مقدمہ درج

بھیونڈی : ۱۸/نومبر (شارف انصاری): بھیونڈی میں ایک خاتون پولیس اہلکار کا تعاقب کرنے، ان کے ساتھ نازیبا زبان استعمال کرنے اور انہیں مسلسل ہراساں کرنے کے الزام میں معطل پولیس کانسٹیبل کے خلاف شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم کی شناخت انکش رمیش سانپ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس سے موصولہ اطلاع کے مطابق، شکایت کنندہ خاتون پولیس اہلکار جب شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں تعینات تھیں، اس دوران ملزم معطل پولیس کانسٹیبل انکش سانپ نے اپریل 2023 سے 9 جون 2026 کے درمیان کئی مرتبہ پولیس اسٹیشن کے احاطے میں آ کر ان کا تعاقب کیا۔ اس دوران ملزم نے ان سے بحث و تکرار کی اور مبینہ طور پر فحش الفاظ استعمال کرتے ہوئے گالی گلوچ بھی کی۔ اتنا ہی نہیں، خاتون پولیس اہلکار جب ڈیوٹی ختم کرکے گھر واپس جا رہی تھیں، تب بھی ملزم نے کئی مرتبہ ایس ٹی بس اسٹینڈ کے احاطے میں ان کا پیچھا کرکے انہیں پریشان کرنے کی کوشش کی۔ اس معاملے میں متاثرہ خاتون پولیس اہلکار نے وشاکھا کمیٹی کے روبرو شکایت درج کرائی تھی۔ کمیٹی کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد پولیس ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر پون بنسوڑے نے ملزم پولیس کانسٹیبل انکش سانپ کے خلاف فوری مقدمہ درج کرنے کے احکامات جاری کیے۔ جس کے بعد شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی دفعات 75(3)، 78، 79، 351(1)(5) اور 352 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی مزید تفتیش پولیس انسپکٹر دیپک برگے کر رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ایک ماہ کے اندر بھیونڈی میں دو پولیس اہلکاروں کے خلاف فوجداری مقدمات درج ہونے کے واقعات سامنے آنے سے پولیس محکمہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

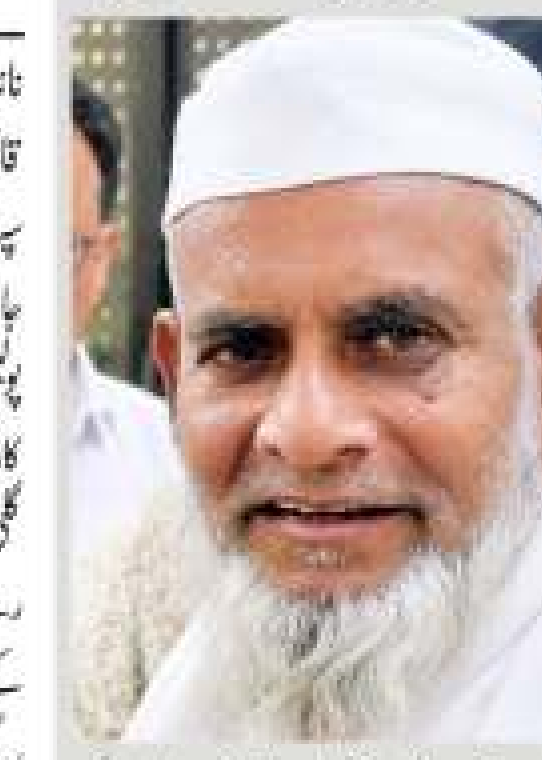
ڈاکٹر عمار رضوی کا ایلون مسک کو مکتوب، عالمی امن اور مکمل جوہری تخفیفِ اسلحہ کے لیے مؤثر کردار ادا کرنے کی اپیل

لکھنؤ: ۱۸/نومبر (پریس ریلیز) اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اور آرگنائزیشن فار نیوکلیئر ڈس آرمامنٹ، ورلڈ پیس اینڈ انوائرمنٹ کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے عالمی شہرت یافتہ صنعت کار اور سائنسی اختراعات کے سرخیل ایلون مسک کو مکتوب ارسال کرکے خلائی سائنس اور خلائی ٹیکنالوجی کے میدان میں ان کی غیر معمولی کامیابیوں، بالخصوص دوبارہ استعمال کیے جانے والے خلائی جہازوں اور راکٹ ٹیکنالوجی کی ترقی پر دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے ان کامیابیوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں انسانیت کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیتے ہوئے ایلون مسک کی کوششوں کو سراہا ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مکتوب میں ایلون مسک سے انسانیت کی بھلائی کے لیے ایک اور عظیم مشن کی ذمہ داری اٹھانے کی پرزور اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایلون مسک اپنے اثر و رسوخ، وسائل، بین الاقوامی روابط اور عالمی شہرت کا استعمال عالمی امن اور مکمل جوہری تخفیفِ اسلحہ کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے کریں۔ انہوں نے خاص طور پر دنیا کے سربراہانِ مملکت اور حکومتوں کے قائدین، بالخصوص جوہری ہتھیار رکھنے والے ممالک کے رہنماؤں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی اپیل کی کہ وہ جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور پیداوار فوری طور پر بند کریں اور اپنے موجودہ جوہری ہتھیاروں کے ذخیرے کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے ٹھوس، مؤثر اور قابلِ تصدیق اقدامات کریں۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں کی تیاری، دیکھ بھال اور جدید کاری پر دنیا کے ممالک خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ اگر ان وسائل کو اسپتالوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں، سائنسی تحقیق، غربت کے خاتمے، ماحولیاتی تحفظ اور ضرورت مند افراد کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے تو دنیا میں وسیع پیمانے پر مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ انسانیت کی حقیقی ترقی ہتھیاروں کے ذخیرے بڑھانے میں نہیں، بلکہ انسانوں کی زندگی کو محفوظ، خوشحال اور بہتر بنانے میں مضمر ہے۔ مشرقِ وسطیٰ سمیت دنیا کے مختلف خطوں میں جاری تنازعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ جنگوں اور بین الاقوامی کشیدگی کے اثرات صرف متعلقہ ممالک تک محدود نہیں رہتے، بلکہ پوری دنیا کی معیشت متاثر ہوتی ہے۔ خاص طور پر غریب اور ترقی پذیر ممالک کو ان کے سب سے زیادہ معاشی اور انسانی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے حالات میں عالمی برادری کو باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر امن، مذاکرات اور تعاون کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں دنیا کو ایسے دوراندیش اور بااثر شخصیات کی ضرورت ہے جو سیاسی، جغرافیائی اور نظریاتی اختلافات سے اوپر اٹھ کر انسانیت کے مشترکہ مستقبل کے لیے کام کر سکیں۔ ایلون مسک اپنی سائنسی کامیابیوں، تکنیکی صلاحیتوں اور عالمی اثر و رسوخ کے ذریعے عالمی امن اور جوہری تخفیفِ اسلحہ کی کوششوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے ایلون مسک سے اپیل کی کہ وہ دنیا کے رہنماؤں، سائنس دانوں، دانش وروں، سماجی تنظیموں اور انسانی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والے اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے عالمی امن، جوہری تخفیفِ اسلحہ اور انسانی بہبود کے لیے ایک وسیع بین الاقوامی مہم کو فروغ دیں، تاکہ آنے والی نسلوں کو جنگ اور جوہری تباہی کے خوف سے آزاد ایک محفوظ مستقبل فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایلون مسک کی کامیابیوں کا دائرہ صرف انسان کو خلا کی نئی بلندیوں تک پہنچانے تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ وہ زمین پر بھی ایک محفوظ، پُرامن اور جوہری تباہی کے خوف سے آزاد دنیا کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ڈاکٹر رضوی نے اپنے پیغام میں کہا کہ خلا کی تسخیر کے لیے خلائی جہاز ضرور بنائے جائیں، لیکن اس کے ساتھ ایسی دنیا کی تعمیر بھی ضروری ہے جہاں ہر انسان جوہری تباہی، بھوک اور جنگ کے خوف سے آزاد ہو کر عزت، وقار اور امن و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سکریٹری ابو شحمہ انصاری نے فراہم کی۔

ابھے یوجنا کا فائدہ جاری بجلی کنکشن رکھنے والے صارفین کو بھی دیا جائے: سنتوش شیٹی

بھیونڈی :۱۸/نومبر (شارف انصاری): مہاراشٹر حکومت کی جانب سے اعلان کردہ ’ابھے یوجنا 2026-27‘ کے تحت بقایا بجلی بلوں پر عائد سود میں 100 فیصد معافی دینے کے فیصلے کے بعد بھیونڈی کے بجلی صارفین میں اس اسکیم سے متعلق اہلیت کو لے کر الجھن پائی جا رہی ہے۔ خاص طور پر ایسے صارفین پریشان ہیں جن کے بجلی کنکشن جاری ہیں، لیکن پرانے بجلی بلوں کی رقم بقایا ہے۔ اس معاملے میں بی جے پی کے بھیونڈی شہر ضلع صدر اور سینئر کارپوریٹر سنتوش ایم شیٹی نے ٹورینٹ پاور لمیٹڈ کے منیجر کو مکتوب روانہ کرکے اسکیم کے قواعد اور اہلیت کے بارے میں واضح معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ سنتوش شیٹی نے اپنے مکتوب میں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی قیادت میں مہاراشٹر حکومت نے دیوالی کے موقع پر عام بجلی صارفین کو مالی راحت پہنچانے کے مقصد سے ’ابھے یوجنا 2026-27‘ کا اعلان کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت بجلی کے بقایا بلوں پر عائد سود میں 100 فیصد معافی دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مالی پریشانیوں سے دوچار کئی خاندانوں کے لیے یہ اسکیم بڑی راحت ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھیونڈی میں ٹورینٹ پاور کے ذریعے بجلی فراہم کی جاتی ہے، تاہم اسکیم کے اعلان کے بعد صارفین کے درمیان یہ سوال پیدا ہو گیا ہے کہ کیا اس کا فائدہ صرف ان صارفین کو ملے گا جن کے بجلی کنکشن منقطع کیے جا چکے ہیں یا پھر ان صارفین کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا جن کے کنکشن جاری ہیں، میٹر چل رہے ہیں، لیکن پرانے بجلی بلوں کی رقم بقایا ہے۔

انتقال پُرملال



ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ کے معروف پرنٹنگ پریس والے عبداللہ چاؤش، سائن سدحناپوری، واٹر ٹینک کے قریب، چوپال ناندیڑ کا آج دوپہر انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن۔ مرحوم حاجی چاؤش برتن والے کے چھوٹے فرزند تھے۔ ان کے انتقال کی خبر سے عزیز واقارب اور احباب میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ آج بروز بدھ بعد نمازِ عشاء ادا کی گئی، جبکہ تدفین شہیدان کربلا قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحوم کے پسماندگان میں دو بیویاں، 9 لڑکے اور 7 لڑکیاں شامل ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام اہل خانہ وپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جوے کے اڈے پر ناندیڑ دیہی پولیس کا چھاپہ 5 جواری گرفتار، 3 لاکھ 16 ہزار کا مال ضبط



ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی دھندوں کے مکمل خاتمے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر چلائی جا رہی خصوصی مہم کے تحت، ناندیڑ دیہی (رورل) پولیس نے بلی رام پور کے علاقے میں ایک بڑی کارروائی انجام دی ہے۔ پولیس کی خصوصی ٹیم نے وڈر گلی کے قریب ببول کے درخت کے نیچے چلائے جا رہے تاش پتوں کے ایک غیر قانونی جوے (ترٹ) کے اڈے پر اچانک دھاوا بول کر 5 جواریوں کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا ہے اور موقع سے 3 لاکھ 16 ہزار 100 روپے مالیت کا مدے مال ضبط کر کے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، 17 نومبر 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی ٹیم اپنے علاقے میں معمول کی گشت پر تھی۔ اسی دوران انہیں خفیہ اطلاع ملی کہ بلی رام پور کی وڈر گلی کے بازو میں کچھ لوگ کھلے عام ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ کر تاش کے پتوں پر پیسوں کی ہار جیت کا غیر قانونی کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس دستے نے جائے وقوعہ کا گھیراؤ کیا اور چھاپہ مار کر 5 افراد کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت گنگارام کنڈاجی واگھمارے (52 سال)، بالاجی بھیم راؤ چوہان (50 سال)، چمن اتم پولے (29 سال)، چرنجیو سمبھاجی پانگراؤ (33 سال) اور کرشنا سائی ناتھ جادھو (24 سال) کے طور پر ہوئی ہے، جو زیادہ تر بلی رام پور اور لوہا تعلقہ کے رہائشی ہیں۔ چھاپے کے دوران پولیس نے پنچوں کی موجودگی میں موقع واردات سے ملزمان کی 4 موٹر سائیکلیں (جن کی تخمینی مالیت 2 لاکھ 80 ہزار روپے ہے)، 4 موبائل فونز (مالیت 30 ہزار روپے)، 6 ہزار 100 روپے کی نقد رقم اور جوے کا سامان برآمد کیا۔ اس طرح کل 3 لاکھ 16 ہزار 100 روپے کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر جوئے کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 12(ا) کے تحت کرائم رجسٹر نمبر 1476 / 2026 درج کیا گیا ہے۔ یہ کامیاب کارروائی ایس پی ڈاکٹر نیلابھ روہن اور ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو کے احکامات پر پولیس انسپکٹر اشوک جادھو کی رہنمائی میں اسسٹنٹ انسپکٹر پاٹل، سب انسپکٹر چوہان اور دیگر پولیس اہلکاروں کی مستعد ٹیم نے انجام دی۔

بے روزگار نوجوانوں کے لیے مفت ہنرمندی تربیت کا سنہرا موقع

آٹوموٹیو اور ہیلتھ کیئر کورسز کے لیے داخلے شروع



ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے بے روزگار نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو ہنرمند بنا کر انہیں روزگار کے قابل بنانے کے لیے ڈسٹرکٹ اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ گائیڈنس سینٹر، ناندیڑ اور پرتھم ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ایک مفت ہنرمندی تربیتی پروگرام (Skill Development Training) کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس خصوصی پروگرام کے تحت نوجوانوں کے لیے 'آٹوموٹیو ٹو وہیلر ٹیکنیشن' (Automotive Two-Wheeler Technician) اور 'جنرل ڈیوٹی اسسٹنٹ' (GDA - طبی شعبے میں معاونت) جیسے روزگار پر مبنی دو اہم کورسز متعارف کروائے گئے ہیں۔ اس تربیتی کیمپ میں داخلہ لینے والے امیدواروں کو مفت رہائش اور طعام کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ تفصیلات کے مطابق، آٹوموٹیو ٹو وہیلر ٹیکنیشن کورس کی مدت ۴۵ دن جبکہ جنرل ڈیوٹی اسسٹنٹ کورس کی مدت ۵۰ دن مقرر کی گئی ہے۔ ان دونوں روزگار پر مبنی کورسز میں داخلے کے لیے امیدوار کا کم از کم دسویں جماعت کامیاب ہونا لازمی ہے، جبکہ عمر کی حد ۱۸ سے ۳۵ سال کے درمیان رکھی گئی ہے۔ یہ تربیتی پروگرام رہائشی (Residential) اور غیر رہائشی دونوں صورتوں میں دستیاب ہوگا، تاہم رہائشی امیدواروں کے لیے قیام وطعام کا مکمل خرچ مفت ہوگا۔ دوران تربیت امیدواروں کو پیشہ ورانہ مہارت، عملی کام کی تربیت اور روزگار سے متعلق رہنمائی فراہم کی جائے گی، اور کورس کی تکمیل کے بعد انہیں روزگار حاصل کرنے میں بھی بھرپور مدد دی جائے گی۔ ان دونوں تربیتی کورسز کے لیے فی الحال صرف ۳۰ نشستیں (سیٹیں) مختص کی گئی ہیں اور داخلے 'پہلے آئیں، پہلے پائیں' کی بنیاد پر دیے جائیں گے۔ داخلے کے خواہشمند امیدواروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی اسناد، مارکس میمو، اسکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ (TC)، آدھار کارڈ، بینک پاس بک اور پاسپورٹ سائز فوٹو تیار رکھیں۔ رجسٹریشن کے لیے امیدوار گوگل فارم لنک پر جا کر اپنی آن لائن درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ مزید رہنمائی اور تفصیلی معلومات کے لیے جاری کردہ ہیلپ لائن نمبرز ۹۸۹۰۴۳۵۳۵۶، ۹۷۶۳۵۶۳۵۱۳، ۷۴۹۸۶۶۸۵۷۴ یا ۸۰۱۰۵۰۴۳۵۹ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ اسکل ڈیولپمنٹ کے اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر راجپال کولے نے ضلع کے نوجوانوں سے اس مفت سنہری موقع سے فائدہ اٹھا کر خود کفیل بننے کی پرزور اپیل کی ہے۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن کے ریلوے حفاظتی دستے کی نمایاں کارروائی، مسافروں کا گمشدہ سامان واپس، ٹکٹوں کی دلالی کرنے والا گرفتار

ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز): جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے حفاظتی دستے (آر پی ایف) نے مسافروں کی حفاظت، ریلوے املاک کے تحفظ اور غیر قانونی ٹکٹ فروخت کرنے والوں کے خلاف خصوصی مہم چلاتے ہوئے نمایاں کارروائیاں انجام دی ہیں۔ 14 نومبر سے 17 نومبر 2026 کے دوران مختلف کارروائیوں میں مسافروں کا گمشدہ سامان بحفاظت واپس کیا گیا، سامان چوری کرنے کی کوشش کرنے والے 3 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا، ٹکٹوں کی دلالی کا معاملہ بے نقاب کر کے ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، جبکہ چلتی ٹرین پر پتھراؤ کرنے والے شخص کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی گئی۔ ریلوے حفاظتی دستے نے آپریشن امانت کے تحت تین الگ الگ کارروائیوں میں مسافروں کا گمشدہ سامان تلاش کر کے انہیں واپس کیا۔ 14 نومبر 2026 کو ریل مدد نظام کے ذریعے اطلاع موصول ہوئی کہ ٹرین نمبر 17612 کے بی 2 کوچ میں برتھ نمبر 24 پر سفر کرنے والی ایک خاتون مسافر اپنی نیلے رنگ کی ٹرالی بیگ بھول گئی ہیں۔ ڈیوٹی پر موجود خاتون کانسٹیبل نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بیگ اپنے قبضے میں لے لیا اور ناندیڑ آر پی ایف چوکی میں محفوظ رکھ دیا۔ بعد ازاں پربھنی کی رہنے والی محترمہ اشوریہ نے آر پی ایف چوکی سے رابطہ کیا۔ ضروری تصدیق کے بعد تقریباً 10000 روپے مالیت کے کپڑوں سے بھرے بیگ کو رسید کے ساتھ ان کے حوالے کر دیا گیا۔ اسی طرح 16 نومبر کو ناندیڑ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 پر ایک مسافر کا بیگ چھوٹ جانے کی شکایت موصول ہوئی۔ ہیڈ کانسٹیبل نے فوری طور پر بیگ تحویل میں لے کر آر پی ایف چوکی میں محفوظ کر دیا۔ بعد میں اتر پردیش کے بلیا ضلع کے رہنے والے 31 سالہ ہرجندر سنگھ نے رابطہ کیا۔ تصدیق کے بعد کپڑوں اور کھلونوں سے بھرے تقریباً 10000 روپے مالیت کے بیگ کو ان کے حوالے کر دیا گیا۔ ایک اور کارروائی میں 16 نومبر کی رات مدکھیڑ ریلوے اسٹیشن پر ڈیوٹی انجام دینے والے اشیش کمار نے ٹرین نمبر 06182 میں ایک مسافر کے پاس موجود سام سنگ گلیکسی ایس 25 موبائل فون اپنی تحویل میں لیا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ فون دوسرے مسافر کا ہے، جو ناندیڑ میں اترتے وقت ٹرین میں بھول گیا تھا۔ فون کے اصل مالک 33 سالہ ساگر ٹھاکر، ساکن وڈودرا، گجرات سے رابطہ کیا گیا۔ 17 نومبر کو ضروری تصدیق کے بعد تقریباً 86000 روپے مالیت کا موبائل فون انہیں بحفاظت واپس کر دیا گیا۔ 15 نومبر کو رات تقریباً 1:50 بجے پربھنی ریلوے اسٹیشن کے احاطے میں مسافروں کے سامان کی چوری روکنے کے لیے نگرانی کر رہی آر پی ایف کی سی پی ڈی ایس ٹیم نے دو مشتبہ افراد کو حراست میں لیا۔ ان کی شناخت 18 سالہ شیخ عرفان اور 17 سالہ پرخان انصاری کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں پلیٹ فارم نمبر 3 پر مسافروں کا سامان اور ایک خاتون مسافر کی سونے کی انگوٹھی چرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ مسافروں کی چیخ و پکار سن کر آر پی ایف ٹیم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے دونوں کو پکڑ لیا۔ بعد ازاں دونوں کو جی آر پی پربھنی کے حوالے کر دیا گیا۔ اس معاملے میں مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 110 اور 117 کے تحت 15 نومبر کو مقدمہ نمبر 245/2026 درج کیا گیا۔ اسی طرح 16 نومبر کی شام تقریباً 7:30 بجے پربھنی ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 اور 3 پر گشت کے دوران ٹرین نمبر 17614 پنویل ایکسپریس کی آمد کے وقت پلیٹ فارم نمبر 3 پر مسافروں کا سامان چوری کرنے کی کوشش کرنے والے 21 سالہ احمد انصاری، ساکن بہار کو آر پی ایف ٹیم نے حراست میں لے لیا۔ اسے بھی جی آر پی پربھنی کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے خلاف مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 110 اور 117 کے تحت مقدمہ نمبر 248/2026 درج کیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہیں۔ 17 نومبر کو ویجلنس ریلوے ریزرویشن مرکز پربھنی پر ٹکٹوں کی غیر قانونی خرید وفروخت اور دلالی کو روکنے کے لیے آر پی ایف نے خفیہ کارروائی انجام دی۔ اس دوران جنوبی وسطی ریلوے کے سکندرآباد ہیڈکوارٹر کی ویجلنس ٹیم نے بھی ریزرویشن دفتر کا معائنہ کیا۔ کارروائی کے دوران ریزرویشن مرکز کے باہر مشتبہ سرگرمیوں میں ملوث 41 سالہ خلیل، ساکن پربھنی کو حراست میں لیا گیا۔ اس کے قبضے سے لوک مانیہ تلک ٹرمینس سے گورکھپور جانے والی ٹرین نمبر 11081 کے لیے 4 مسافروں کے تھرڈ اے سی پریمیم تتکال زمرے کے ٹکٹ برآمد ہوئے، جن کی مجموعی قیمت 13560 روپے تھی۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے اعتراف کیا کہ مذکورہ ٹکٹ اس نے اپنے لیے نہیں بلکہ دوسرے افراد کے لیے بک کیے تھے اور ہر مسافر سے 100 روپے کے حساب سے مجموعی طور پر 400 روپے کمیشن وصول کیا تھا۔ اس کے قبضے سے 400 روپے کمیشن کی رقم بھی ضبط کر لی گئی۔ پنچوں کی موجودگی میں ٹکٹ اور نقد رقم ضبط کرنے کی کارروائی مکمل کی گئی۔ اس معاملے میں 17 نومبر کو ریلوے ایکٹ 1989 کی دفعہ 143 کے تحت مقدمہ نمبر 975/26 درج کیا گیا ہے۔ متعلقہ پی این آر کو بلاک کرنے کے لیے بھی ضروری کارروائی کی گئی ہے۔ 8 نومبر 2026 کو ٹرین نمبر 17663 پر پتھراؤ کے واقعے کی تحقیقات کرتے ہوئے آر پی ایف پربھنی نے 17 نومبر کو ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لیا۔ اس کی شناخت 34 سالہ دویک چھیتنے، ساکن پربھنی کے طور پر ہوئی ہے۔ اس واقعے میں ٹرین کے اے ون (2 اے سی) کوچ کی برتھ نمبر 7-9، 13 اور 15 کے قریب کھڑکیوں کے شیشے پتھراؤ کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے۔ خوش قسمتی سے اس واقعے میں کسی مسافر کو چوٹ نہیں آئی تھی۔ اس سلسلے میں آر پی ایف چوکی پربھنی میں 8 نومبر کو ریلوے ایکٹ کی دفعات 153 اور 147 کے تحت مقدمہ نمبر 944/2026 درج کیا گیا تھا۔ تحقیقات کے دوران دویک چھیتنے کا اس واقعے سے تعلق سامنے آنے کے بعد قانونی کارروائی مکمل کرتے ہوئے اسے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کے تحت نوٹس جاری کیا گیا اور عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت دی گئی۔ ناندیڑ ڈویژن میں ریلوے حفاظتی دستے کی ان کارروائیوں سے مسافروں کا گمشدہ سامان واپس دلانے، چوری کی وارداتوں کو روکنے، ٹکٹوں کی غیر قانونی دلالی پر قابو پانے اور ٹرینوں پر پتھراؤ جیسے سنگین واقعات کے خلاف فوری کارروائی کرنے میں آر پی ایف کی مستعدی ظاہر ہوتی ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر کے دوران اپنے سامان کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ کسی بھی مشتبہ سرگرمی، چوری کی کوشش یا غیر قانونی عمل کی اطلاع فوری طور پر ریلوے حفاظتی دستے کو دیں یا ریلوے ہیلپ لائن نمبر 139 پر شکایت درج کروائیں۔ یہ اطلاع ناندیڑ ڈویژن کے ڈویژنل سیکیورٹی کمشنر ریلوے حفاظتی دستہ جناب دیپ چند آریہ نے دی۔

آبی نظام میں مداخلت پر کڑی کارروائی کا انتباہ

ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز): اوردھوپین گنگا پروجیکٹ کے تحت جاری اساپور دائیں نہر (رائٹ کینال) کے پانی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانے اور پانی کی چوری کو روکنے کے لیے ضلع انتظامیہ نے سخت قدم اٹھایا ہے۔ ربیع اور موسم گرما کے سیزن (2026-27) کے لیے زرعی اور غیر زرعی مقاصد کے لیے فراہم کیے جانے والے پانی کی منصوبہ بندی کو منظم رکھنے کی غرض سے ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا 2023' کی دفعہ 163 کے تحت باضابطہ امتناعی احکامات جاری کر دیے ہیں۔ ان احکامات کا اطلاق 18 نومبر 2026 سے لے کر 16 جنوری 2027 کی درمیانی شب تک رہے گا، جس کے دوران نہر کے نظام کے ساتھ کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ پر فوجداری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ تفصیلات کے مطابق، اساپور دائیں نہر سے ربیع سیزن کے لیے یکم نومبر 2026 سے پانی چھوڑنے کا پہلا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس اہم نہر کے پانی سے ناندیڑ ضلع کے اردھاپور، بھوکر، مدکھیڑ، امری، حدگاؤں اور حمایت نگر تعلقوں کے علاوہ پڑوسی ضلع ہنگولی کے کلمنوری اور وسمت تعلقوں کے سینکڑوں دیہاتوں کو زراعت کے لیے آبپاشی کا فائدہ ملتا ہے۔ تاہم اس سال قحط جیسی سنگین صورتحال کی وجہ سے پانی کی طلب میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے دستیاب پانی کی بوند بوند کو احتیاط کے ساتھ ہر مستحق کسان تک پہنچانا انتظامیہ کے لیے ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ اسی چیلنج سے نمٹنے کے لیے یہ سخت امتناعی احکامات نافذ کیے گئے ہیں۔ ضلع کلکٹر کی جانب سے جاری کردہ احکامات میں سختی سے ہدایت دی گئی ہے کہ نہر کے کراس ریگولیٹرز (C.R.)، اسکیپ اور دیگر کنٹرولنگ اسٹرکچرز میں کسی بھی قسم کی غیر قانونی مداخلت نہ کی جائے۔ نہر کے دروازے خود سے کھولنے یا بند کرنے، پانی کے بہاؤ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے، بغیر اجازت پانی نکالنے (پانی چوری کرنے)، نہر کی املاک کو نقصان پہنچانے، اور ڈیوٹی پر مامور سرکاری افسران و اہلکاروں کے کام میں رخنہ ڈالنے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ضلع کلکٹر نے پولیس سپرنٹنڈنٹ اور متعلقہ پولیس محکموں کو ان احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے عناصر کے خلاف فوری اور سخت تادیبی کارروائی کے احکامات دیے ہیں تاکہ کسانوں کو ان کے حصے کا پانی بغیر کسی رکاوٹ کے مل سکے۔

لوکل کرائم برانچ کی کارروائی میں 44 لاکھ سے زائد مالیت کا 88 کلو گانجہ ضبط، دو افراد گرفتار



ناندیڑ:۱۸؍نومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں منشیات کے اسمگلروں اور اس کی غیر قانونی کاشت کرنے والوں کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے سخت احکامات پر جاری خصوصی مہم کے تحت لوکل کرائم برانچ (ایل سی بی) نے ایک اور بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ کرائم برانچ کی خصوصی ٹیم نے ماہور تعلقہ کے موضع دہے گاؤں کی ایک کھیت میں چھاپہ مار کر کپاس اور تور کی فصل کے درمیان چھپا کر کاشت کیے گئے 44 لاکھ 14 ہزار روپے مالیت کے کل 88 کلو 280 گرام گانجے کے پودے اور سوکھا گانجہ ضبط کر لیا ہے۔ اس سنسنی خیز معاملے میں کھیت کے مالک دو سگے بھائیوں کو موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، 16 نومبر 2026 کو لوکل کرائم برانچ کے سب انسپکٹر ملند سون کامبلے اور ان کی ٹیم ماہور سب ڈویژن میں جرائم پیشہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے گشت کر رہی تھی۔ ماہور بس اسٹینڈ کے قریب انہیں ایک خفیہ اور مصدقہ اطلاع ملی کہ دہے گاؤں کی ایک کھیت میں کپاس اور تور کی آڑ میں انٹر کراپنگ کے طور پر گانجے کی غیر قانونی کھیتی کی جا رہی ہے۔ اس اطلاع کی بنیاد پر فوراً ایس پی ڈاکٹر نیلابھ روہن سے قانونی اجازت طلب کی گئی اور نائب تحصیلدار کیلاش کونڈو دبھیٹے، سرکاری پنچوں، محکمہ اوزان و پیمائش کے ماہر اور فارنسک ٹیم کو ہمراہ لے کر دہے گاؤں کے کھیت (گٹ نمبر 85) پر منظم چھاپہ مارا گیا۔ چھاپے کے دوران کھیت کی باریک بینی سے تلاشی لینے پر پولیس کو کپاس اور تور کے پودوں کے بیچ گانجے کے 118 چھوٹے بڑے سرسبز پودے ملے، جن کا وزن 84 کلو 860 گرام پایا گیا۔ اس کے علاوہ ایک سفید نائلون کی بوری میں 3 کلو 420 گرام سوکھا گانجہ بھی چھپا کر رکھا گیا تھا۔ مجموعی طور پر پولیس نے 44 لاکھ 14 ہزار روپے مالیت کا 88 کلو 280 گرام گانجہ ضبط کیا ہے۔ تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ یہ کھیت تو کارام راگھوجی کنہالے (70 سال) اور ان کے سگے بھائی سیتارام راگھوجی کنہالے (75 سال) کی مشترکہ ملکیت ہے اور دونوں نے ملی بھگت سے یہ غیر قانونی دھندہ شروع کیا تھا۔ پولیس نے دونوں بزرگ بھائیوں کو موقع سے حراست میں لے کر ان کے خلاف سب انسپکٹر ملند سون کامبلے کی مدعیت میں متعلقہ پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کروا دیا ہے۔

سونیا گاندھی کی کتاب پھاڑنا غدار سینا کی فکری دیوالیہ پن کی علامت، سورج پر تھوکنے سے تھوک واپس اپنے ہی منہ پر گرتا ہے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی:۱۸؍نومبر (پریس ریلیز): کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی کی کتاب 'Belonging: A Journey of Love' پھاڑ کر ایکناتھ شندے کی غدار سینا نے اپنی فکری دیوالیہ پن کا مظاہرہ کیا ہے۔ کتاب پھاڑنے سے تاریخ نہیں بدلتی لیکن 50 کھوکے، ایک دم او کے والی غدار سینا سے تہذیب وثقافت کی توقع کرنا بے معنی ہے۔ کتاب پھاڑنے کی یہ حرکت سورج پر تھوکنے کے مترادف ہے، جو تھوک واپس اسی کے منہ پر گرتا ہے۔ یہ سخت تنقید مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کی۔ سونیا گاندھی کی کتاب پھاڑنے والی غدار سینا کی مذمت کرتے ہوئے سپکال نے مزید کہا کہ کتاب پھاڑنے سے سونیا گاندھی کی شخصیت اور کارکردگی پر کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ اس سے ایکناتھ شندے کی غدار سینا کی ذہنیت ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی عقل پر ترس آتا ہے۔ انہیں کتاب پڑھ کر اس پر بحث کرنی چاہیے تھی، لیکن شاید کتاب انگریزی میں ہونے کی وجہ سے وہ اسے پڑھ نہیں پا رہے ہوں گے۔ اگر ایکناتھ شندے میں ہمت ہے تو وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے شندے کے وزیر اعلیٰ رہنے کے دوران لیے گئے جن متعدد فیصلوں کو منسوخ کیا ہے، ان کے سرکاری احکامات (جی آر) پھاڑ کر دکھائیں۔ سپکال نے کہا کہ غدار سینا نے خواتین کو آگے کر کے ایک خاتون کی کتاب پھاڑی۔ یہ انتہائی شرمناک اور افسوسناک حرکت ہے، جو مادری عظمت کی بھی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ سونیا گاندھی نے بھارتی ثقافت کو اپنایا۔ ان کی ساس اندرا گاندھی اور شوہر راجیو گاندھی نے ملک کے لیے قربانی دی۔ سونیا گاندھی نے وزیر اعظم کا عہدہ قبول نہ کر کے ایثار وقربانی کا مظاہرہ کیا۔ گاندھی خاندان نے ملک کے لیے قربانیاں اور ایثار کیا ہے۔ سونیا گاندھی کی کتاب پھاڑنا نامناسب ہے۔ ایکناتھ شندے کی غدار سینا کو سمجھنا چاہیے کہ گائے ماری گئی تو ہم بچھڑے کو نہیں ماریں گے۔ ہم ان کی بدعنوان حکومت کا پردہ فاش کر کے اس کا بھرپور جواب دیں گے۔ سونیا گاندھی کی کتاب کا صفحہ نمبر 201 پھاڑ کر احتجاج کرنے والوں نے اپنے نظریاتی دیوالیہ پن کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس ملک میں اظہار رائے، بولنے اور لکھنے کی آزادی ہے، وہاں کتاب کی کاپیاں پھاڑنا حماقت کی انتہا ہے۔ اگر کتاب میں پیش کیے گئے حقائق سے اتفاق نہیں تو جمہوری طریقے سے احتجاج کریں اور اس کے جواب میں اپنی کتاب لکھیں۔ کتاب کی کاپیاں پھاڑنا بے شرمی اور تکبر ہے اور اس تکبر کا نشہ اترنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ بالا صاحب تھورات نے کہا کہ سونیا گاندھی کی کتاب کی کاپیاں چند غیر پختہ ذہن کے لوگوں نے پھاڑی ہیں۔ کسی کتاب کے خیالات سے اختلاف ہو سکتا ہے اور ہر شخص کو اختلاف ظاہر کرنے کا حق ہے۔ اس کے لیے کتاب پڑھنا اور اس میں درج موضوعات پر بحث کرنا چاہیے۔ کتاب پھاڑ کر تشہیر حاصل کرنے کی کوشش افسوسناک ہے۔ اس حرکت میں پیش پیش رہنے والے لوگ اقتدار کے قریب رہنے کے لیے کئی سیاسی پارٹیاں تبدیل کر چکے ہیں۔ جن لوگوں کو اپنی تاریخ اور جغرافیہ کا علم نہیں، ان کا سونیا گاندھی کی زندگی کے سفر پر بات کرنا مضحکہ خیز ہے۔ یہ بات کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن بالا صاحب تھورات نے بھی۔ کانگریس کے قومی سکریٹری سچن ساونت نے سوال اٹھایا کہ جس پارٹی کی نظریاتی بنیاد 'کھوکے' سے شروع ہو کر 'کھوکے' پر ہی ختم ہوتی ہے، اس کے ہاتھوں کتاب پھاڑے جانے سے کیا فرق پڑے گا؟ انہوں نے کہا کہ پریس کانفرنس کرنے والے پارٹی ترجمان بھی دوسری پارٹی سے آئے ہیں اور کبھی اپنے نظریے پر ثابت قدم نہیں رہ سکے۔ کتاب پھاڑی جا سکتی ہے، لیکن سچائی کیسے پھاڑیں گے؟ انہوں نے کہا کہ کتاب میں ساورکر کے بارے میں مبینہ توہین آمیز بیان پر یہ لوگ سوال اٹھا رہے ہیں، جبکہ ساورکر کے پوتے ساتیاکی ساورکر نے خود عدالت میں اس معاملے پر وضاحت دی ہے۔ اس لیے انہیں اب ساتیاکی ساورکر سے سوال کرنا چاہیے۔ ان لوگوں کو نہ تاریخ کا مطالعہ ہے اور نہ ہی نظریات کی سمجھ۔ کیا ایکناتھ شندے سونیا گاندھی کی سالگرہ کے موقع پر اخبار کے پہلے صفحے پر خود دیے گئے اشتہار کو بھول گئے ہیں؟

ناندیڑ–بیدر ریلوے لائن کی منظوری کے لیے رکن اسمبلی شری جیا چوہان کی کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے ملاقات

ناندیڑ:۱۸؍نومبر (نمائندہ خصوصی) بنگلورو میں جاری 'کامن ویلتھ خواتین اراکین پارلیمنٹ کانفرنس' کے موقع پر بھوکر اسمبلی حلقہ کی رکن اسمبلی شری جیا چوہان نے کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے خصوصی ملاقات کی اور ان سے التوا کا شکار ناندیڑ–بیدر ریلوے لائن کے منصوبے کو کرناٹک ریاستی حکومت کی جانب سے فوری منظوری دینے کا پرزور مطالبہ کیا۔ اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے مہاراشٹر کے وفد میں شامل شری جیا چوہان کو وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کی جانب سے عشائیے پر مدعو کیا گیا تھا، جہاں تفصیلی گفتگو کے دوران انہوں نے اس اہم منصوبے کے لیے کرناٹک حکومت کے ضروری اجازت ناموں اور ریاست کے حصے کے مالی فنڈز کی منظوری جلد از جلد جاری کرنے کی گزارش کی۔ تفصیلات کے مطابق، مرکزی حکومت نے ناندیڑ–بیدر ریلوے لائن کو پہلے ہی اپنی منظوری دے دی ہے اور یہ اہم منصوبہ مرکز اور متعلقہ ریاستی حکومتوں کے ۵۰-۵۰ فیصد مالی اشتراک سے مکمل کیا جانا ہے۔ اس سلسلے میں مہاراشٹر کی بی جے پی مہایوتی حکومت نے نہ صرف اس منصوبے کو منظوری دے دی ہے بلکہ اپنے حصے کا خرچ برداشت کرنے سے متعلق باضابطہ سرکاری فرمان (جی آر) بھی جاری کر دیا ہے۔ تاہم، کرناٹک ریاستی حکومت کی جانب سے تاحال ضروری منظوری اور مالی حصہ داری کا فیصلہ نہ ہونے کے باعث یہ عوامی مفاد کا منصوبہ طویل عرصے سے التوا کا شکار ہے۔ اس سے قبل مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ اور رکن پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان نے بھی پارلیمنٹ کے ایوان اور کرناٹک حکومت کی سطح پر اس منصوبے کی منظوری کے لیے مسلسل پیروی کی ہے، لیکن ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ سامنے نہیں آ سکا ہے۔ ملاقات کے دوران شری جیا چوہان نے وزیر اعلیٰ شیوکمار کی توجہ اس اہم نکتے کی جانب مبذول کروائی کہ ناندیڑ اور بیدر سکھ برادری کے دو انتہائی مقدس اور تاریخی زیارت گاہیں ہیں، جنہیں یہ ریلوے لائن آپس میں جوڑے گی، اس لیے اس پر جلد از جلد مثبت فیصلہ کیا جانا ناگزیر ہے۔ شری جیا چوہان کے مطابق، کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اس مطالبے پر جلد غور کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔

اُردو میڈیم کے اُمیدواروں کو مراٹھی میں امتحان دینے پر مجبور کرنے کی مخالفت

ممبئی:۱۸؍نومبر (ایجنسی): اردو اور مراٹھی میڈیم کے امیدواروں کو ان دنوں دی جانے والی سینئر پے اسکیل کی ٹریننگ کی سختی اور بے جا پابندیوں سے اساتذہ پریشان ہیں۔ اس کے علاوہ ٹریننگ کے آخری دن ہونے والے ۵۰ نمبروں کے امتحان میں اردو میڈیم کے امیدواروں کو بھی مراٹھی میں سوالیہ پرچہ دیے جانے کی اطلاع سے امیدواروں میں بے چینی پائی جا رہی ہے۔ تعلیمی تنظیموں نے اس کی مخالفت کی ہے اور اردو والوں کو اردو زبان میں پرچہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے جنرل سکریٹری نے بتایا کہ "ان دنوں سینئر گریڈ اور سینئر پے اسکیل کی ٹریننگ جاری ہے لیکن ٹریننگ کے سخت قوانین اور ضوابط سے ہزاروں امیدوار پریشان ہیں۔ ضابطوں کی خلاف ورزی پر اب تک ۴ ہزار سے زیادہ امیدواروں کو ٹریننگ سے باہر کر دیا گیا ہے۔ ٹریننگ کے ہر نئے سیشن میں امیدواروں کی حاضری لی جا رہی ہے۔ مختلف وجوہات کی بنا پر سیشن سے غیر حاضر رہنے یا تاخیر سے پہنچنے پر اب تک ۴ ہزار امیدواروں کو ٹریننگ سے باہر کر دیا گیا ہے جب کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ انتظامیہ کو سمجھنا چاہیے کہ امیدواروں کے بھی مختلف مسائل ہوتے ہیں۔" انہوں نے یہ بھی بتایا کہ "ٹریننگ میں اردو میڈیم کے امیدواروں کیلئے اردو میں تربیتی مواد اور حوالہ جات دستیاب کرائے گئے ہیں۔ ٹریننگ کے نصاب، مضامین اور تعلیمی مواد کو اردو زبان میں سمجھنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ یہ یقیناً خوش آئند ہے، تاہم ٹریننگ کے اختتام پر ۵۰ مارکس کا جو تحریری امتحان ہونے والا ہے وہ صرف مراٹھی زبان میں لیا جائے گا، یہ معاملہ انتہائی افسوسناک، غیر منصفانہ اور متضاد ہے۔ جب متعلقہ حکام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ جوابی پرچوں کی جانچ کیلئے اردو زبان میں افرادی قوت دستیاب نہیں ہے۔ صرف جوابی پرچوں کی جانچ کیلئے درکار افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے اردو میڈیم کے ہزاروں اساتذہ کو اپنی مادری زبان میں امتحان دینے سے محروم رکھنا کتنا مناسب ہے۔ اس وجہ سے ہم نے مہاراشٹر اسٹیٹ کونسل آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ کے ڈائریکٹر کو مکتوب روانہ کر کے ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے اور اردو میڈیم کے امیدواروں کا اردو زبان کے پرچہ میں امتحان لینے کا مطالبہ کیا ہے۔"







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علیمہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604